کراماتِ غوثِ اعظم
رضی اللہ عنہ
محمد شریف نقشبندی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

یا غوثِ معظم نورِ ہدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا
سلطان دو عالم قطبِ علیٰ حیراں ز جلالت ارض و سما

کراماتِ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

ابو الطیب محمد شریف نقشبندی (میڑوالی)

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	کرامات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
مصنف	مولانا محمد شریف نقشبندی
اشاعت	جولائی 2005ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z175
قیمت	-/36 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون: 7221953 فیکس:۔ 042-7238010
9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون: 7247350-7225085
14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی
فون: 2630411-021-212011۔ فیکس:۔ 021-2210212
e-mail:- sales@zia-ul-quran.com
zquran@brain.net.pk
Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْد

زیر نظر کتاب بنام **کراماتِ غوث اعظم** حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے کمالات کا مجموعہ ہے۔ اور جہاں تک آپ کی اپنی عظمت و رفعت کا تعلق ہے اظہر من الشمس ہے۔ آپ صرف زمین والوں کے شیخ ہی نہیں بلکہ آسمان والوں کے بھی شیخ ہیں۔ آپ انسانوں کے بھی شیخ ہیں اور جنات کے بھی شیخ ہیں۔ آپ **مرکزِ دائرہِ قطبیت** اور **محورِ مرتبہِ غوثیت** ہیں۔ آپ **مظہرِ شانِ نبوت** اور **مصدرِ فیضانِ ولایت** ہیں۔ آپ **محی الدین** کے نام سے بھی پکارے جاتے ہیں۔ اس لیے آپ کی ذاتِ کریمہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ ہر جگہ آپ کی غوثیت کا ڈنکا بج رہا ہے۔ جدھر بھی جاؤ اغثنی یا غوث الاعظم کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔

اس لیے میری دعا ہے کہ مولا تعالیٰ عزیزی محمد شریف کو آپ کی شان میں لکھنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خواجہ نور محمد نقشبندی قادری
کوٹ لکھپت لاہور

تقریظ

عزیزی محمد شریف نقشبندی نے جو حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی کی جملہ کرامات کو اکٹھا کر کے اس کا نام کراماتِ غوث اعظم رکھا ہے نہایت ہی بے نظیر مرقع کا درجہ رکھتا ہے۔ فقیر نے اس کو بغور پڑھا ہے جتنا لطف اس کتاب کے پڑھنے سے حاصل ہوا ہے شاید ہی کسی ایسی کتاب سے حاصل ہو گا۔ کتاب کی عبارات سے ظاہر ہے کہ حضور غوث الاعظم کا مرتبہ و مقام کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے سارے جہان میں آپ کی ہی ولایت کا چرچا ہے۔ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو ہر ملک کے کونہ کونہ میں آپ کا ہی ذکر خیر کیا جاتا ہے اور مستانے جھوم جھوم کر آپ کا ذکر خیر سنتے اور سناتے ہیں۔ کراماتِ غوث اعظم ایک اچھوتے انداز کی کڑی ہے۔ اس سے قبل اس انداز میں آج تک کوئی کتاب نہیں پائی گئی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور غوث پاک کے روضہ انور کی تمام عقیدت مندوں کو زیارت نصیب فرمائے۔ آمین

سگِ درگاہِ شاہِ خاکی

چوہدری محمد نذیر قادری اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس

منڈی فاروق آباد

ضلع شیخوپورہ

شانِ ولایت

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ

خبردار بتحقیق اللہ کے دوستوں کو کچھ خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کو کوئی غم ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

تفسیر

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جس مضمون کے انکار کا احتمال ہو وہاں عربی میں آلَا یا اِنَّ یا ھَا وغیرہ حروف تنبیہ لائے جاتے ہیں۔ چونکہ رب کو علم تھا کہ اولیاء اللہ کے فضائل و کمالات اُن کے مراتب و درجات اور اُن کی قدرت و اختیارات ان کے مناقب کے بہت سے منکر پیدا ہونے والے ہیں۔ لہٰذا اس مضمون کو دو حروفِ تاکید سے شروع فرمایا۔ آلَا اِنَّ۔ خبردار۔ بے شک تحقیق۔ اَولیاء ولی کی جمع ہے۔ ولی کے چند معنی ہیں قریب۔ دوست۔ ناصر۔ مددگار۔ والی۔ یعنی اللہ کے قریب۔ دوست۔ رہنے والے یا اللہ کے دین کے مددگار۔ اللہ کے دوست اَولیاء اللہ کہلاتے ہیں جنھیں رب نے منتخب فرمایا اور شیطان کے دوست جنھیں شیاطین یا ہمارے نفوس نے منتخب کیا۔ اولیاء الشیاطین یا اولیاء من دون اللہ یا حزب الشیاطین کہلاتے ہیں۔ قرآن کریم نے اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کی سخت مذمت فرمائی۔ ان کے ماننے والوں کو کافر فرمایا اور اولیاء اللہ کے مناقب بیان کیے۔ یہ آیت اولیاء اللہ کے محامد کی ہے اسی

لیے فرمایا اولیاء اللہ تاکہ اولیاء شیاطین نکل جاویں۔ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ فرماکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دنیا کے خطرات سے بے خوف کردیا ہے اور قیامت سے ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے محفوظ کردیا ہے۔ یعنی اولیاء اللہ کو نہ دنیا کا خوف ہے اور نہ ہی قیامت کا غم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان **حضرات** کو دونوں جہان میں محفوظ رکھا ہے۔

امام اہل سنت صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن مجید کے حاشیہ پر رقم طراز ہیں:

ولی کی اصل **ولاء** سے ہے جو قرب ونصرت کے معنی میں ہے **ولی اللہ** وہ ہے جو فرائض سے قربِ الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو، جب وہ دیکھے تو دلائل قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے تو اللہ کی آیات ہی سنے، اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے، اور جب حرکت کرے، اور جب کوشش کرے تو اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعۂ قرب الٰہی ہو، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور دل کی آنکھ سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت **اولیاء** اللہ کی ہے۔ جب بندہ اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے **متکلمین** کہتے ہیں کہ **ولی اللہ** وہ ہے جو اعتقادِ صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور شرع مطہرہ کے مطابق اعمال صالحہ بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ **ولایت** نام ہے قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا **خوف** نہیں رہتا اور نہ ہی کسی شے کے فوت ہوجانے کا غم ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ **ولی اللہ** وہ ہے جس کو دیکھنے سے **خدا** یاد آجائے۔ طبری کی حدیث میں بھی ابن زید نے کہا کہ **ولی اللہ** وہ ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے **اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ** یعنی ایمان وتقویٰ دونوں کا جامع ہو۔ بعض علماء نے فرمایا کہ **ولی اللہ** وہ ہیں جو خالص اللہ کے لیے محبت کریں۔ بعض اکابرین نے فرمایا **ولی اللہ** وہ ہیں جو طاعت سے قرب الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی احدیت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی مخلوق پر رحم کرنے کے لیے وقف ہو گئے ہوں۔

حضرت سید داتا علی ہجویری ثم لاہوری اسی ضمن میں فرماتے ہیں:

ولی اللہ وہ ہے جو اپنے دل میں ماسوا اللہ کی محبت کے دنیا و عقبیٰ وغیرہ کو نہ رکھے اور اپنے دل کو دنیا و عقبیٰ سے خالی کر کے صرف اللہ کی محبت کے لیے اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔

چونکہ اولیاء اللہ مدبران ملک احوال عالم سے خبردار اور تمام عالم کے والی ہوتے ہیں اور نظام عالم میں ان کا تصرف ہوتا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ ان کی رائے تمام اہل الرائے پر فائق ہو اور تمام قلوب کے مقابلے میں ان کا دل شفیق تر ہو۔

ولایت کی انتہا **نبوت** کی ابتدا ہے اس لیے کوئی ولی نبی نہیں ہو سکتا جبکہ ہر نبی کا ولی ہونا ضروری ہے۔ (کشف المحجوب)

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

اولیاء اللہ پر عالم ملکوت منکشف ہو جاتا ہے اور ان پر عالم جبروت کے کئی قسم کے علوم روشن ہو جاتے ہیں۔ عجیب و غریب علوم اور حکمتیں ان پر القا کیے جاتے ہیں اور کئی قسم کی خبروں سے مطلع ہوتے ہیں۔

رب تعالیٰ نے (اولیاء اللہ) کو لوگوں کے دلوں کے بھیدوں اور نیتوں پر مطلع فرمایا ہے کیونکہ میرے رب نے ان کو دلوں کو ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے۔ پھر **ولی اللہ** توحید کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس سے تمام **حجابات** دور کر دیئے جاتے ہیں۔ **ولی اللہ** اللہ تعالیٰ کے خاص بھیدوں اور رازوں پر مطلع ہو جاتا ہے۔

نے فرمایا

اے میرے بیٹے تجھے مبارک ہو، تو نے مجھے دیکھا اور میری نعمت سے بہرہ اندوز ہوا۔
پھر اسے بھی مبارک ہو جس نے تجھے دیکھا یا تیرے دیکھنے والے کو دیکھا، یا تیرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ میں نے تجھے دنیا اور آخرت میں اپنا وزیر بنایا اور میں نے اپنا قدم تیری گردن پر رکھا اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوگا۔

۱۔ مصلیٰ غوثیت کا پہنچنا

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا مصلّٰی مبارک حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچانے کے لیے اپنے ایک مرید کو دیا اور وصیت فرمائی کہ اس کو حفاظت سے رکھنا اور اپنی رحلت کے وقت کسی معتمد اور قابل اعتبار شخص کو دے دینا اور اس کو وصیت کرنا کہ وہ بھی بوقت رحلت کسی دوسرے شخص کو دے دے اسی طرح پانچویں صدی کے درمیان تک یہ سلسلہ چلتا رہے حتیٰ کہ غوث اعظم جن کا نام نامی اسم گرامی **شیخ عبدالقادر** الحسنی الحسینی الجیلانی ہوگا **ظاہر** ہوں گے یہ ان کی **امانت** ہے ان کو پہنچا دینا اور میری طرف سے **سلام** بھی کہنا۔

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

ترجمہ

عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

۲- حضرت جنید بغدادی کا ولادت سے قبل خبر دینا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے عالمِ غیب سے علم ہوا کہ پانچویں صدی کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد پاک میں سے ایک قطب الاقطاب ہوگا جس کا نام نامی اسم گرامی **سید عبد القادر** اور لقب **محی الدین** ہے اور وہ **غوث اعظم** ہوگا۔ اور گیلان میں پیدائش ہوگی۔ ان کو خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی آلِ اطہار میں سے آئمہ کرام اور صحابہ کرام کے علاوہ اوّل و آخر کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر **میرا قدم ہے** کہنے کا حکم ہوگا۔ (تفریح الخاطر)

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

ترجمہ

پیالوں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی۔ پس میں اپنے احباب کے درمیان نشہ شراب سے مست ہوگیا۔

۳- حضرت حسن بصری کی شہادت

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ سے پہلے اولیاء رحمٰن میں سے کوئی بھی آپ کی ولایت کا منکر نہ تھا بلکہ سب نے آپ کی آمد کی خبر دی ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر غوث الاعظم کے زمانہ مبارک تک وضاحت کے ساتھ آگاہ فرما دیا ہے کہ جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں سب نے حضرت شیخ عبد القادر کی آمد کی خبر دی ہے۔

(تفریح الخاطر)

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

ترجمہ

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ کیونکہ آپ بھی میرے رفقاء ہیں۔

۴۔ شیخ ابو احمد عبد الجونی کا خبر دینا

حضرت شیخ ابو احمد عبد اللہ الجونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سنہ ۴۶۱ھ میں کوہ جرد میں اپنی خلوت میں ارشاد فرمایا کہ عنقریب بلادِ عجم میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو کرامات اور خوارق کی وجہ سے بہت مشہور ہوگا۔ وہ تمام اولیاء اللہ میں مقبول و منظور ہوگا۔ اس کے وجود پاک سے اہل زمانہ کو شرف حاصل ہوگا اور جو کوئی بھی اس کی زیارت سے مشرف ہوگا نفع اٹھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار)

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ترجمہ

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو، کیونکہ ساقی قوم نے میرے لیے لبالب جام بھر رکھا ہے۔

۵۔ حضرت شیخ محمد شنبکی کا خبر دینا

حضرت شیخ محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے مرشد پاک شیخ

بوبکر بن ہوارا رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا کہ عراق کے آٹھ اوتاد ہیں۔

۱۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

میں نے آپ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضرت **عبدالقادر** جیلانی کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شرفاء عجم میں سے ایک شخص بغداد شریف میں آکر سکونت اختیار کرے گا۔ اس کا ظہور **پانچویں صدی** میں ہوگا اور وہ شخص اوتاد، افراد اور اقطاب زمانہ سے ہوگا۔ (بہجۃ الاسرار)

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

ترجمہ

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کھچی شراب پی لی، لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے۔

۶۔ شیخ ابوبکر بن ہوارا کا خبر دینا

حضرت شیخ ابوبکر بن ہوارا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دن اپنے مریدین سے

فرمایا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبہ والا ہوگا۔ اس کا نام نامی اسم گرامی **عبد القادر** ہوگا اور بغداد شریف میں آکر سکونت اختیار کرے گا۔ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمائے گا اور تمام کے تمام اولیاء اللہ اس کے فرمانبردار ہوں گے۔ (تفریح الخاطر)

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

ترجمہ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

۷۔ شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی کا خبر دینا

حضرت شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ اب قطب زمانہ کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قطب وقت اس وقت مکہ مکرمہ میں ہیں۔ اور ابھی وہ پوشیدہ ہیں انہیں عارفین کے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔ نیز عراق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ عنقریب ایک عجمی شخص جن کا نام مبارک **عبد القادر** ہوگا۔ ظاہر ہوگا۔ جن کی کرامات اور خوارق عادات بکثرت ہوں گی اور یہی وہ غوث اور قطب ہوگا جو عام لوگوں میں قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمائیں گے اور اپنے اس قول میں حق پر ہوں گے۔ تمام اولیاء زمانہ آپ کے قدموں کے نیچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ذات عالی نسب اور ان کی کرامات کی تصدیق کرنے کی وجہ سے لوگوں کو نفع دے گا۔ (قلائد الجواہر)

اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

ترجمہ

میں بارگاہ قربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے پھیرتا ہے اور خداوند تعالیٰ میرے لیے کافی ہے۔

۸۔ اولیاء رحمٰن میں بے مثل ولادت

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی ولادت باسعادت کی رات کو مشاہدہ فرمایا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بمعہ صحابہ کرام اور آئمۃ الہدیٰ اور اولیاء رحمٰن کی زیارت ہوئی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اے میرے بیٹے ابوصالح تجھے مولا تعالیٰ نے ایک فرزند عطا کیا ہے جو میرا بیٹا اور محبوب اور اللہ تعالیٰ کا بھی محبوب ہے اور اس کا مرتبہ اولیاء میں وہ ہوگا جو میرا انبیوں اور رسولوں میں ہے کسی شاعر نے اس کے ضمن میں کیا خوب فرمایا۔

غوث اعظم درمیان اولیاء
چوں محمد درمیان انبیاء

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد تمام انبیاء کرام و رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ کے والد ماجد کو خواب میں بشارت دی کہ ماسوا آئمہ کرام کے تمام اولیاء رحمٰن آپ کے فرزند کے فرمانبردار ہوں گے اور اس کا قدم اپنی گردنوں پر رکھیں گے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری اُن کے درجات کی ترقی کا باعث ہوگی اور جو اس کی اطاعت کا منکر ہو جائے وہ قرب الٰہی کی بلندی سے بعد اور محرومی کے گڑھے میں ڈالا جائے گا۔

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

ترجمہ

جس طرح باز اشہب تمام پرندوں پر غالب ہے اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردانِ خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا۔

۹۔ گیارہ سو اولیاء اللہ کی جلوہ گری

حضرت محبوبِ سُبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی والحسینی رحمۃ اللہ علیہ جس رات جلوہ گر ہوئے اس رات گیلان شریف میں سب لڑکے ہی پیدا ہوئے جن کی تعداد گیارہ سو تھی اور وہ تمام کے تمام اولیاء الرحمٰن تھے۔ حضرت شیخ محمد عیسٰی برہانپوری کے ملفوظات سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نطفہ مبارک آپ کے والد ماجد حضرت موسٰی جنگی رحمۃ اللہ علیہ کی پشت سے نکل کر آپ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ کے رحم مبارک میں متمکن ہوا تو تمام گھر منور ہو گیا اور مولا تعالٰی نے آپ کی خاطر اولیاء کرام کے نطفے اپنے باپوں کی پشتوں سے نکال کر ماؤں کے رحموں میں متمکن کیے اور ان کو اسی رات پیدا کیا جس رات آپ کی پیدائش ہوئی تاکہ وہ آپ کے فیض سے مستفیض ہو جائیں۔

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر عزم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے "تاج میرے سر پر رکھے۔

۱۰۔ آپ نے تمام رمضان دودھ نہیں پیا

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی ماہ رمضان المبارک میں پیدا ہوئے۔ اور تمام رمضان المبارک آپ نے سحری سے لے کر افطاری تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیا۔ آپ نے اس بات کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ میرے ابتدائی حالات کے ذکر سے دنیا پر رب ہے اور میرا بچپن ہی میں روزہ دار ہونا میری شہرت کا سبب ہے۔

وَ اَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَ قَلَّدَنِیْ وَ اَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے راز قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

۱۱۔ رسول اللہ کا قدم مبارک آپ کی گردن پر

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے نانا پاک حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو معراج ہوئی اور سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو جبریل امین علیہ السلام پیچھے رہ گئے اور عرض کی اے محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر میں ذرہ بھی آگے بڑھوں تو جل کر خاک ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ نے اس جگہ میری روح کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے بھیجا تو میں نے زیارت کی اور نعمتِ عظمیٰ اور ولایت و خلافتِ کبریٰ سے بہرہ اندوز ہوا میں حاضر ہوا تو مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لگام اپنے ہاتھ میں پکڑ کر سوار ہوئے حتیٰ کہ مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر جا پہنچے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ میرے یہ قدم تیری گردن پر ہیں اور تیرے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوں گے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

جس کی منبر بنیں گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

۱۲۔ پیدائش سے قبل عرشِ الٰہی تک رسائی

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں عرش مجید تک پہنچا تو مجھ پر انوار الٰہیہ روشن ہوئے اور مجھے یہ مرتبہ ملا۔ میں نے اپنی پیدائش سے پہلے عرش کو دیکھا تو مجھ پر اللہ کے تمام ملک ظاہر ہوئے اور میرا نام غوث الاعظم رکھا اور اپنی نظرِ عنایت سے مجھے تاجِ وصال اور بزرگی و قرب کی خلعت پہنائی۔

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
اَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

ترجمہ

اگر میں اپنا راز یا توجہ دریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں
کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان
کا نام و نشان نہ رہے۔

۱۴۔ محی الدین کی پکار عرش پر

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج ہوئی تو اللہ تعالیٰ
نے انبیاء اور اولیاء کی ارواح کو آپ کے استقبال کے لیے بھیجا۔ جب حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام عرش مجید کے پاس پہنچے تو اس کو بہت اونچا پایا جس پر چڑھنے
کے لیے سیڑھی کا ہونا ضروری تھا تو اللہ تعالیٰ نے میری روح کو بھیجا۔ میں نے سیڑھی
کی جگہ اپنے کندھے رکھ دیئے۔ جب آپ نے میرے کندھوں پر اپنے قدم
مبارک رکھنے کا ارادہ کیا تو میرے بارے میں دریافت کیا تو الہام ہوا کہ یہ تیرا
بیٹا ہے اس کا نام **عبدالقادر** ہے اگر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے تو تیرے
بعد عہدۂ نبوت انہیں عطا ہوتا اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

ترجمہ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

۱۴۔ فرمانِ مصطفےٰ غوث الاعظم کے حق میں

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے میرے بیٹے تجھے مبارک ہو تو نے مجھے دیکھا اور میری نعمت سے بہرہ اندوز ہوا پھر اسے بھی مبارک ہو جس نے تجھے دیکھا یا تیرے دیکھنے والے کو دیکھا یا دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اور میں نے تجھے دنیا اور آخرت میں اپنا وزیر بنایا اور میں نے اپنا یہ قدم تیری گردن پر رکھا اور تیرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا۔"

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

ترجمہ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

۱۵۔ محبوب سبحانی محبوب مصطفےٰ ہیں

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

فرمایا کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کا شرف بخشا اور ان کے الہام پر مجھے اطلاع دی تو نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسے جانتے ہو۔ عرض کی اے میرے پروردگار تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ حسن بن علی کی نسل سے تیرا بیٹا ہے اس کا نام عبدالقادر رہے۔ میں نے تیرے بعد اس کو محبوب بنایا ہے اور عنقریب اس کی شان اولیاء میں ایسی ہوگی جس طرح آپ کی انبیاء میں ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"اے میرے بیٹے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوئے ہیں پس تم میرے اور اللہ کے محبوب ہو۔ میرے بعد میری ولایت اور محبوبیت کے وارث ہو۔ میں نے اپنا قدم تیری گردن پر رکھا اور تیرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

ترجمہ

اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں، تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو۔

۱۶۔ منکرِ غوث اعظم وَلی اللہ نہیں ہوسکتا

مشائخ کرام سے منقول ہے کہ جب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم معراج کی رات سات آسمانوں کو طے کر کے عرش عظیم کے قریب پہنچے تو بہت بلند پایا اور عالم قدس سے یہ ندا سُنی کہ پیارے حبیب آؤ پر آؤ تو آپ نے خیال فرمایا کہ اتنے بلند عرش پر

کیسے چڑھوں۔ فوراً ایک خوب صورت نوجوان حاضر ہوا اور آپ کی ذات اقدس کے مناسب آداب بجا لا کر بیٹھ گیا اور باطن سے اپنے کندھے پر قدم مبارک رکھنے کی آرزو کی تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنا قدم مبارک اس کی گردن پر رکھا پھر وہ کھڑا ہو کر بڑھنے لگا حتٰی کہ عرش عظیم تک پہنچ گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی بابت دریافت فرمایا۔ وہ ہاتھ باندھ کر آپ کے سامنے باادب کھڑا ہو گیا تو آپ کے دل میں خیال آیا کہ اس نوجوان کا مرتبہ امر تبہ ولایت سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندائے ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

"اے میرے پیارے حبیب یہ تیرا **بیٹا** ہے۔ تیری آنکھوں کی **ٹھنڈک** ہے۔ اس کا نام **عبدالقادر** ہے جو اہل بدعت اور ملحدوں کی کثرت کے وقت تیرے دین مبین کو **زندہ** کرے گا۔ اس کا خطاب **محی الدین** ہو گا:"

یہ خطاب سن کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوش ہو کر آپ کے لیے بہت زیادہ دعا کی اور فرمایا:

"اے میری آنکھوں کے **نور** اور میرے اہل بیت کی **ضیاء** جیسے میرا **قدم** تیری **گردن** پر ہے ویسے ہی تمہارا **قدم** تمام اولیاء کی گردنوں پر ہو گا اور جو تیرے **قدم** کو قبول کرے گا اس کو درجۂ **عظمیٰ** ملے گا اور جو منکر ہو گا اس سے ولایت چھین لی جائے گی۔ (جو شخص حضور غوث اعظم کی غوثیت کبریٰ کا منکر ہو گا وہ ولایت کی بو تک بھی نہیں سونگھ سکتا۔)

وَ مَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَ تَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَالِيْ

ترجمہ

مہینے اور زمانے جو گزر رہے ہیں ، بلا شک وہ میرے پاس
حاضر ہوتے ہیں۔

۱۷۔ حضور غوث اعظم کی رُوح کی حاضری

حضرت شیخ رشید بن محمد جنید کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب حرز العاشقین
میں لکھتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام معراج کی رات بجلی سے تیز رفتار
ایک براق لے کر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے
جس کے پاؤں کے جوڑے مبارک چاند کی طرح روشن اور اس میں لگی ہوئی میخیں
ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں اور وہ ناچ کود رہا تھا کہ تھمتا نہ تھا کہ حضور
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس پر سوار ہو جائیں تو آپ نے فرمایا اے براق
تو تھمتا کیوں نہیں تاکہ میں تم پر سوار ہو جاؤں۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آپ کے جوڑوں کی خاک مبارک پر جان قربان۔ میں آپ سے ایک وعدہ
لینا چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن جنت میں جاتے وقت آپ مجھ پر سواری
فرمانا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ایسا ہی ہوگا تو براق نے کہا میری ایک
عرض ہے کہ اپنا ہاتھ مبارک میری گردن پر ماریں تاکہ میرے پاس قیامت کے دن
کے لیے نشانی بن جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست رحمت اس
کی گردن پر مارا تو وہ براق اتنا خوش ہوا کہ اس کی رُوح جسم میں نہ سماتی تھی اور خوشی سے
اس کا جسم چالیس ہاتھ بڑھ گیا۔ آپ نے حکمت ازلیہ خفیہ کی بناء پر سوار ہونے میں کچھ
توقف کیا ادھر حضرت غوث الاعظم کی رُوح نے حاضر ہو کر عرض کیا آقا اپنا
قدم مبارک میری گردن پر رکھ کر سوار ہو جائیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا قدم مبارک
گردن پر رکھ کر سوار ہو گئے اور فرمایا میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم ہر ولی کی
گردن پر ہوگا۔

وَ تُخْبِرُنِیْ بِمَا یَأْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَ تُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

ترجمہ

اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر
اور اطلاع دیتے ہیں (اے منکر کرامات) جھگڑے سے باز آ۔

۱۸۔ آپ کی ولادت کا ایک عجوبہ کرشمہ

آپ کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ:

"جب میرا فرزند ارجمند عبد القادر پیدا ہوا تو رمضان المبارک کی پہلی تاریخ تھی۔ موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان المبارک کا چاند نظر نہ آیا۔ لوگوں نے میرے پاس آکر حضور غوث الاعظم کے متعلق دریافت کیا کہ آپ نے دودھ پیا ہے یا نہیں تو والدہ محترمہ نے ان کو بتایا کہ آج میرے بیٹے نے دودھ نہیں پیا۔ اس کے بعد تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ اس دن رمضان کی پہلی تاریخ تھی یعنی اس دن روزہ تھا۔ اور ہمارے شہر میں اس وقت مشہور ہو گیا کہ سیدوں کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان شریف میں دودھ نہیں پیتا۔" (بہجۃ الاسرار)

کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَاِسْمُ عَالِیْ

ترجمہ

اے میرے مرید! سرشارِ عشقِ الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے۔

۱۹۔ تیرہ علوم میں تقریر کرنا

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یَتَکَلَّمُ فِیْ ثَلَاثَۃَ عَشَرَ عِلْمًا۔ تیرہ علوم میں تقریر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمُنَالِیْ

ترجمہ

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔

۲۰۔ آپ کا نورِ ولایت

ایک ابیٰ نامی عجمی شخص نہایت کند ذہن تھا۔ بڑی محنت سے سمجھانے کے باوجود بھی مسئلہ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ ایک دن ایک بزرگ جن کا نام ابن الٰحی تھا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ اس وقت اسے پڑھا رہے تھے۔ اس کے سبق نہ آنے سے ابن سحل بہت حیران ہوئے۔ جب لڑکا سبق پڑھ کر مکتب سے چلا گیا تو ابن سحل نے آپ سے کہا کہ آپ کا اس کو پڑھانے میں اس قدر محنت کرنے پر میں حیران ہوں۔ آپ نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا،

"اس لڑکے کے ساتھ میری محنت اور جانفشانی کے دن ایک ہفتہ سے کم رہ گئے ہیں۔ ایک ہفتہ نہ گزرے گا کہ یہ بیچارہ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔ ابن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واقعی ایک ہفتہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ اس بچے کا انتقال ہو گیا۔ اور میں نے اس بچے کے جنازے میں شرکت بھی کی۔

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

ترجمہ

میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان ونقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں۔

۲۱۔ ایک ظالم قاضی کو معزولی کا حکم

ابوالوفاء یحییٰ بن سعید جو ابن المزاحم الظالم کے نام سے مشہور و معروف تھا اسے خلیفہ المقتفی لامر اللہ نے عہدۂ قضا پر مامور کیا تو حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منبر پر چڑھ کر خلیفہ سے فرمایا: اے خلیفہ تم نے ایک ظالم آدمی کو منصب قضا پر مامور کیا ہے کل تم بارگاہِ الٰہی میں کیا جواب دو گے۔ خلیفہ نے جب یہ آپ کا فرمان سنا تو کانپ کانپ کر رونے لگا اور اسی وقت اس ظالم شخص کو عہدۂ قضا سے معزول کر دیا۔

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصفا تھی۔

۲۲۔ روپوں کی تھیلی سے خون کا نکلنا

حضرت شیخ ابوالعباس الخضر الحسین الموصلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک رات ہم بہت سے آدمی حضور غوث الاعظم کے مدرسہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ المستنجد باللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کرنے کے بعد آپ کے سامنے ادب سے بیٹھ گیا اور دس عدد تھیلیاں جو روپوں سے بھرپور تھیں لایا۔ آپ کی خدمت میں ان کا نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے بہت زیادہ اصرار کیا۔ آپ نے اتنے اصرار پر صرف دو تھیلیاں لے لیں۔ ایک تھیلی کو دائیں ہاتھ میں اور دوسری تھیلی کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر نچوڑا تو اُن تھیلیوں سے **خون** نکلنے لگا۔ آپ نے خلیفہ سے فرمایا کیا تم خوف خدا نہیں رکھتے لوگوں کا **خون** نچوڑ کر تھیلی میں بند کر کے میرے پاس لئے ہو۔ خلیفہ یہ دیکھ کر اور سُن کر بیہوش ہو گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے خلیفہ کے آل رسول ہونا مدنظر نہ ہوتا تو میں یہ خون تمہارے محلات تک بہا دیتا۔

(سفینۃ الاولیاء)

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

ترجمہ: میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا، تو وہ سب مل کر رائی کے دانے کے برابر تھے۔

۲۳- ستر ہزار کا اجتماع

حضرت شیخ نامور اسم گرامی عبداللہ الجبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے محبوب سُبحانی قطب یزدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ابتدا میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے۔ پھر جب شہرت ہوئی تو میرے پاس بے اندازہ اجتماع ہونے لگا۔ اس وقت میں بغداد شریف کے محلہ حلبہ کی عیدگاہ میں بیٹھتا تھا۔ لوگ رات کے وقت مشعلیں اور لالٹینیں لے کر آتے پھر اتنا اجتماع ہونے لگا کہ یہ عیدگاہ بھی لوگوں کے لیے تنگ ہوگئی۔ اس لیے باہر عیدگاہ میں منبر رکھا گیا۔ لوگ دور دراز سے بہت بڑی تعداد میں گھوڑوں خچروں اور اونٹوں پر سواری کر کے آتے۔ اس وقت ستر ہزار کا اجتماع ہوتا تھا۔ جن میں کثیر التعداد علماء، فقہا اور مشائخ ہوتے تھے۔ آپ کی مجلس میں افاضل علماء جن کی تعداد چار سو کے قریب تھی جو قلم اور دوات لے کر حاضر ہوتے تھے۔ اس کو آپ کے صاحبزادے سیدنا عبدالوہاب نے بیان کیا۔ (بہجۃ الاسرار)

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

ترجمہ۔

میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پا لیا۔

۲۴- آپ کی مجلس میں انبیاء اور اولیاء کی تشریف آوری

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محبوب سُبحانی قطب یزدانی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس مبارک میں کل اولیاء رحمٰن، انبیاء کرام جسمانی حیات کے ساتھ اور ارواح کے ساتھ اور جن و ملائکہ تشریف فرما ہوتے تھے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی تربیت و تائید کے لیے جلوہ فرما ہوتے تھے۔ اور حضرت خضر علیہ السلام تو اکثر اوقات آپ کی مجلس مبارک میں بسر کرتے تھے۔ اور مشائخ زمانہ میں سے جس سے بھی حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو اس کو آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے۔ نیز ارشاد فرماتے کہ جس کو بھی فلاح و بہبود کی خواہش ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ کی مجلس میں ہمیشہ حاضری دیا کرے۔ (بہجۃ الاسرار)

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

ترجمہ

میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

۲۵۔ آپ کی مجلس میں حضور ﷺ کی تشریف آوری

حضرت ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو آپ کی مجلس مبارک میں دیکھا اور ملائکہ آپ کی مجلس مبارک میں گروہ در گروہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ اور اسی طرح رجال غیب بھی آپ کی مجلس مبارک میں حاضر ہوتے تھے اور حاضری میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

وَ كُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّ اِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ترجمہ

ہر ایک ولی کے لیے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کامل ہیں۔

۲۶۔ مجلس کے اِرد گرد بارش کا بند ہو جانا

ایک دفعہ محبوبِ سبحانی قطبِ یزدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اہل مجلس سے وعظ فرما رہے تھے کہ اتنے میں بارش شروع ہو گئی۔ آپ نے آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔ اے اللہ۔ میں تیری رضا کے لیے لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو بھگانے کے لیے بارش برساتا ہے۔ آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مدرسہ پر بارش برسنا بند ہو گئی اور مدرسہ کے چاروں طرف بارش معمول کے مطابق ہوتی رہی۔ (تحفۂ قادریہ)

نَبِیٌّ ہَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیْ
ہُوَ جَدِّیْ بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

ترجمہ

وہ نبی مکرم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جدِ پاک ہیں۔ انہیں کی وساطت سے میں نے بزرگی کو پایا۔

۲۷۔ محدث ابن جوزی پر وجد کا طاری ہونا

شیخین کا بیان ہے کہ محبوب سبحانی قطب یزدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مبارک میں نہ تو کسی کو تھوک آتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی کسی

سے کلام کرتا تھا۔ کسی شخص کو مجلس میں کھڑا ہونے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آپ کی
تقریر دل پذیر سے حضرت محدث ابن جوزی کو وجد طاری ہو جاتا تھا۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ترجمہ

اے میرے مُرید! تو کسی چغل خور، شریر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں
اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

۲۸۔ آپ کی مجلس یہود و نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

حضرت شیخ عمر الکیمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی
قطب یزدانی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس مبارک میں یہود و نصاریٰ
اسلام سے مشرف ہوتے تھے۔ ہر مجلس مبارک میں ایسا ہی ہوتا تھا۔

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

ترجمہ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے اور میرے
نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

۲۹۔ پانچ ہزار یہودی دائرہ اسلام میں

محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا
بیشک میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور ایک

لاکھ سے زائد ڈاکوؤں، قزاقوں، فساق، فجار، مفسد اور بدعتی لوگ تائب ہوئے۔
(سیرت غوث الثقلین۔ اخبار الاخیار)

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عُنُقِ الرِّجَالِ

ترجمہ
میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور میرا رتبہ مخدع (خاص مقام) ہے اور میرے قدم (اولیاء اللہ) کی گردنوں پر ہیں۔

۳۰۔ محبوب سبحانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نظر میں

ایک عیسائی جس کا نام سنان تھا، نے محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس مبارک میں حاضر ہو کر عرض کیا اور اجتماع میں کھڑے ہو کر کہا کہ حضور میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاؤں اس پر میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں یمن میں سب سے افضل و اعلیٰ بزرگ کے ہاتھ پر اسلام سے مشرف ہو جاؤں۔ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میں سو گیا اور خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

"اے سنان! بغداد چلے جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے دست حق پر اسلام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ اس روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ (بہجۃ الاسرار)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

ترجمہ

اور عبد القادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔

۳۱۔ ہاتف غیب کی آپ کے حق میں منادی

ایک مرتبہ محبوبِ سُبحانی قطب یزدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی خدمت اقدس میں تیرہ آدمی دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کے لیے آئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عربی نصرانی ہیں ہم نے قبولِ اسلام کا ارادہ کیا تھا اور یہ سوچ رہے تھے کہ کسی مردِ کامل کے ہاتھ پر مسلمان ہو جائیں اسی اثنا میں **ہاتف غیب** سے آواز آئی کہ بغداد شریف جاؤ اور شیخ **عبد القادر** کے مبارک ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤ۔ پس اس وقت جس قدر ایمان ان کی برکت سے تمہارے دلوں میں جاگزیں ہو گا۔ اس قدر ایمان اس زمانہ میں کہیں اور جگہ میسّر نہیں ہو سکتا۔ (بہجۃ الاسرار)

تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ
اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

ترجمہ

مجھے منظور فرمایئے اور میرا سوال رد نہ کیجیے، میری فریاد رسی کیجیے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمایئے۔

۳۲۔ آپ کا مقام کلیم اللہ کی نظر میں

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں بغداد شریف میں تخت پر بیٹھا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ سوار تھے اور ایک طرف حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "اے موسیٰ کیا آپ کی اُمت میں بھی کوئی اس مقام کا آدمی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا اس مقام کا مالک میری اُمت میں کوئی نہیں ہے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مجھے **خلعت** سے نوازا۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

ترجمہ

ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب
ہمیشہ بلندی پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔

۳۳۔ ساٹھ ڈاکوؤں کا اسلام داخل ہونا

محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں علم دین حاصل کرنے کے لیے ایک قافلہ کے ساتھ بغداد شریف کو گیا تو جب ہمدان پہنچے تو راستے میں ساٹھ ڈاکو قافلے کو لوٹنے کے لیے آئے۔ سارا قافلہ لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو نے میرے قریب آکر کہا بیٹا تمہارے پاس کیا کچھ ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ ڈاکو نے کہا وہ تم نے کہاں رکھے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ دینار میری گودڑی میں سلے ہوئے

ہیں۔ ڈاکو آپ کی سچی بات کو مذاق سمجھتا ہوا چلا گیا۔ پھر دوسرا ڈاکو آیا اس نے آپ سے ایسے ہی سوال کیا۔ آپ نے اسے بھی پہلے کی طرح جواب دیا اور وہ بھی اس بات کو مذاق سمجھتا ہوا واپس چلا گیا۔ جب تمام ڈاکو اپنے سرغنہ کے پاس جمع ہوئے تو انھوں نے میری داستان سنائی اور مجھے سردار کے پاس بلایا گیا۔ سب کے سب ڈاکو مال بانٹنے میں مصروف ہو گئے اور ڈاکوؤں کے سردار نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا بیٹا تمھارے پاس کیا ہے۔ آپ نے سردار سے کہا میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ سردار نے حکم دیا کہ آپ کی تلاشی لی جائے۔ جب تلاشی لی گئی تو واقعی آپ کے پاس سے چالیس دینار نکلے۔ آپ کی راست بازی دیکھ کر سردار نے حیرانی میں ڈوب کر آپ سے سوال کیا کہ بیٹا تمھیں سچ بات کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میری والدہ ماجدہ نے نصیحت فرمائی تھی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا اور میں نے والدہ ماجدہ سے اسی بات کا وعدہ کیا تھا۔ سردار نے آنسو بہاتے ہوئے کہا یہ بچہ اپنی والدہ سے کئے ہوئے وعدہ سے منحرف نہیں ہوا اور میں نے تمام عمر اپنے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ اسی وقت ڈاکوؤں کا سردار اپنے ساٹھ ڈاکوؤں سمیت آپ کے دست حق پرست پر تائب ہو کر حلقۂ اسلام میں داخل ہو گیا اور لوٹا ہوا مال بھی سب کو واپس کر دیا۔

(سفینۃ الاولیاء)

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

شَهِدَتْ بِرُتْبَتِهٖ جَمِيْعُ مَشَائِخٍ
فِيْ عَصْرِهٖ كَانُوْا بِغَيْرِ تَنَاكُرٍ

ترجمہ

تمام مشائخ نے حضور (غوث الاعظم) کے بلند مرتبہ کی شہادت دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔

۲۴۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرنا

ایک بزرگ جن کا نام ابوالفتح ہروی تھا، نے بیان کیا کہ میں محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرصہ چالیس سال رہا اور اس مدت میں میں نے ہمیشہ آپ کو عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرتے دیکھا۔

(جامع الکرامات)

اَمَّا الَّذِیْنَ تَقَدَّمُوْا قَدْ بَشَّرُوْا
بِقُدُوْمِهِ الْمَیْمُوْنِ اَکْرَمَ طَائِرٍ
کَالْعَالِمِ الْبَصْرِیْ هُوَ الْحَسَنُ الَّذِیْ
عَمَرَ طَرِیْقَ السَّالِکِیْنَ لِسَائِرٍ
مِنْ عَصْرِهِ السَّامِیْ اِلٰی عَصْرِ الشَّرِیْفِ
اَلْقُطْبِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ

ترجمہ

تمام اولیاء اللہ اور بڑے بڑے صاحب طریقت مشائخ جیسے حضرت خواجہ حسن بصری جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں سب نے حضرت خواجہ موصوف کے زمانہ عالیہ سے لے کر سیدنا قطب الاقطاب حضرت میرا محی الدین شیخ سید عبدالقادر کے زمانہ اقدس تک آپ کے قدوم میمنت لزوم کی خوش خبری دی ہے۔

۲۵۔ پندرہ سال مسلسل ایک رات میں ختم قرآن

مشائخ سے منقول ہے کہ محبوب سبحانی قطب یزدانی حضرت شیخ عبدالقادر

جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔ اور ہر روز ایک ہزار نفل بھی پڑھا کرتے تھے۔

مَا مِنْ رَئِیْسٍ کَانَ صَنْہُ زَمَانِہٖ
اِلَّا وَ بَشَّرَھُمْ بِاَکْرَمِ طَائِرٍ

ترجمہ

اپنے وقت کے ہر رئیس الاولیاء (قطب) نے اس مبارک
ہستی کی تشریف آوری کی خوشخبری لوگوں کو دی۔

۳۶۔ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کی وجہ تسمیہ

ایک بزرگ جن کا نام عبدالمغیث بن حرب بغدادی ہے بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جماعت جس میں تقریباً پچاس مشائخ کرام بھی موجود تھے۔ غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اس مجلس مبارک میں حاضر تھے۔ یہ مجلس محلہ حلبہ میں انعقاد پذیر تھی جس میں آپ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا اس میں عراقی مشائخ کے چند اسماء گرامی یہ ہیں:

شیخ ابوعمرو عثمان البطائحی۔ شیخ قضیب البان۔ شیخ ابوالعباس احمد الیمانی۔ شیخ ابوالعباس احمد القزوینی۔ شیخ داؤد۔ شیخ علی بن الہیتی۔ شیخ بقا بن بطو۔ شیخ ابوسعید القیلوی۔ شیخ موسیٰ بن ماہان۔ شیخ ابوالنجیب سہروردی۔ شیخ ابوالکرم۔ شیخ ابوعمرو عثمان القرشی۔ شیخ مکارم الاکبر۔ شیخ مطر۔ شیخ جاگیر۔ شیخ خلیفہ بن موسیٰ الاکبر۔ شیخ صدقہ بن محمد البغدادی۔ شیخ یحییٰ المرتعش شیخ ضیاء ابراہیم الجونی۔ شیخ ابوعبداللہ محمد القزوینی۔ شیخ ابوعبداللہ محمد الخاص۔ شیخ ابوعمرو عثمان العراقی الشکوکی۔ شیخ سلطان المزین۔ شیخ ابوبکر الشیبانی۔ شیخ ابوالعباس احمد بن الاستاذ۔ شیخ ابوالبرکات۔ شیخ عبدالقادر البغدادی

شیخ ابو محمد الکوسج۔ شیخ مبارک الحمیری۔ شیخ ابو السعود العطار۔ شیخ ابو عبد اللہ البوانی شیخ ابو القاسم البزاز۔ شیخ الشہاب عمر السہروردی۔ شیخ ابو البقاء البقال۔ شیخ ابو حفص الغزالی۔ شیخ ابو محمد الفارسی۔ شیخ ابو محمد الیعقوبی۔ شیخ ابو حفص الکیمانی۔ شیخ ابو بکر المزین۔ شیخ جمیل صاحب الخطوہ والزعقہ۔ شیخ ابو عمرو الصیریفینی۔ شیخ القاضی ابو یعلی الفراء۔ شیخ ابو الحسن الجوسقی۔ شیخ ابو محمد الحرکمی۔ ان حضرات میں حضرت علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور منبر شریف کے قریب جا کر آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پہ رکھ لیا۔ اور اس کے باقی تمام حاضرین نے بھی اپنی گردنوں پر جھکا دیا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ؎

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا (حدائق بخشش)

وَالْکُلُّ کَانُوْا قَبْلَہٗ حُجَّابَہٗ
فَتَقَدَّمُوْاہُ وَکَانُوْا کُلَّ عَسَاکِرٖ

ترجمہ

جملہ (اقطاب و اولیاء) جو آپ سے پہلے آئے وہ سب کے سب آپ کے دربان تھے اور لشکریوں کی طرح آپ سے پہلے آئے

۳۷۔ آپ قدم خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پہ

محبوب سبحانی غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی حسنی و حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ارشاد فرمایا

اس وقت سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ خراسان کی پہاڑیوں میں مجاہدات میں مشغول تھے۔ آپ نے محبوب سبحانی غوث صمدانی کا یہ اعلان سنتے ہی اپنا سر مبارک زمین پر رکھ دیا اور زبان سے پکارا۔ عرض کیا آقا گردن پر کیا بلکہ میرے سر پر آپ کا قدم مبارک ہے۔ (تفریح الخاطر)

وَاَتٰی کَسُلْطَانٍ تَقَدَّمَ جَیْشُہٗ
شَمْسًا تُغَیِّبُ کُلَّ نَجْمٍ زَاھِرٍ

ترجمہ

آپ ایک بادشاہ کی طرح تشریف فرما ہوئے جس کے آگے آگے اس کا لشکر چلا جس طرح سورج کے سامنے سب روشن ستارے غائب ہو جاتے ہیں۔

۴۸۔ تین سو اولیاء رحمٰن اور سات سو رجال غیب کا گردن جھکانا

ایک بزرگ جس کا نام نامی اسم گرامی شیخ ابو محمد یوسف العاقولی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ عدی بن مسافر کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ میں نے کہا میں بغداد کا رہنے والا ہوں اور شہنشاہ بغداد کا مرید ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا۔ بہت خوب بہت خوب وہ تو قطب وقت ہیں جب آپ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو اس وقت تین سو (۳۰۰) اولیاء رحمٰن اور سات سو (۷۰۰) رجال غیب نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ پس یہ نزدیک آپ کی عظمت کے لیے یہ ہی دلیل بہت بڑی ہے۔

ھُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ خَضَعَتْ
رِقَابُ الْاَوْلِیَاءِ لَہٗ بِغَیْرِ تَشَاجُرٖ

ترجمہ

آپ وہ صاحب قدم ہیں کہ جن کے پائے مبارک کے آگے تمام اولیاء اللہ کی گردنیں بلا انکار جھک گئیں۔

۲۹۔ جنات کی درِ والا پر حاضری

حضرت شیخ ماجد الکردی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جب محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ ارشاد فرمایا تھا تو اس پر کوئی ولی زمین پر باقی نہ رہا کہ جس نے تواضع اور آپ کے مراتبِ عالی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی گردن نہ جھکائی ہو اور نہ ہی اس وقت صالح جنات میں سے کوئی ایسی مجلس تھی کہ جس میں اس قول کا تذکرہ نہ ہوا ہو۔ تمام دنیا جہان کے جنات گروہ در گروہ آپ کے درِ والا پر حاضر تھے۔ تمام جنات نے آپ کی خدمت میں سلام کا ہدیہ پیش کیا اور سب کے سب آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کر کے حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔ (بہجۃ الاسرار)

اِذْ قَالَ مَامُوْرًا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ
قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَاتِ كُلِّ اَكَابِرِ
فَحَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُءُوْسَهُمْ
لِجَلَالِهٖ بَادِیْهِمْ وَالْحَاضِرِ

ترجمہ

جب آپ نے بحکم الٰہی کرسی پر بیٹھ کر فرمایا میرا قدم جملہ اکابر اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے تو آپ کے جلال کے سامنے تمام اولیاء اللہ حاضر و غائب نے اپنے سر جھکائے۔

۴۰۔ اولیاءِ رحمٰن کا آپ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک

حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ کا اعلان فرمایا تو اس وقت ایک بہت بڑی جماعت ہوا میں اُڑتی ہوئی نظر آئی۔ وہ جماعت آپ کی حاضری کے لیے آئی تھی حضرت خضر علیہ السلام نے اُن کو آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا تھا۔ جب آپ نے اعلان فرمایا تو تمام اولیاء اللہ نے آپ کو مبارکباد دی اس طرح ہدیہ تبریک پیش کیا۔

"اے شہنشاہ اور وقت کے پیشوا۔ اے اللہ کے حکم سے قائم رہنے والے اے وارثِ کتاب اللہ اور سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اے وہ عالی مرتبت زمین و آسمان جس کا دسترخوان ہے اور تمام اہل زمانہ جس کے اہل و عیال ہیں اے ذی وقار جس کی دُعا سے بارش برستی ہے جس کی برکت سے جانوروں کے تھنوں میں دودھ اُترتا ہے۔ جس کے رُوبرو اولیاء کرام سر جھکائے ہوئے ہیں۔ جس کے پاس رجال غیب کی چالیس صفیں نیازمندانہ طریق سے کھڑی ہوتی ہیں۔ ان کی ہر صف میں ستر ستر مرد ہیں۔ اے وہ عالی مقام جس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو پورا کرے گا اور جس کی دس سالہ عمر شریف ہی میں فرشتے اس کے اردگرد پھرتے تھے اور اس کی ولایت کی خبر دیتے تھے۔

(سیرت غوث الثقلین)

لَمْ يَمْتَنِعْ اَحَدٌ سِوٰى رَجُلٍ سَمَا
عَنْ حَالِهٖ مِنْ اِصْفِهَانَ مُكَابِرٌ

قَدْ كَانَ بَيْنَ الْاَوْلِيَاءِ مُعَظَّمًا
بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِيْفِ الْفَاخِرِ
لٰكِنَّهٗ غَلَبَتْ عَلَيْهِ شَقَاوَةٌ
سَبَقَتْ كَاِبْلِيْسِ اللَّعِيْنِ الْكَافِرِ

ترجمہ

اصفہان کے ایک متکبر شخص کے سوا کسی نے انکار نہ کیا جو آپ کے حال سے بے خبر تھا۔ اولیاء اللہ میں علم اور عمدہ حال کے باعث اس کی بڑی تعظیم و توقیر تھی لیکن اس پر شقاوت (بدبختی) غالب آگئی۔ جس طرح شیطان ملعون کو ملائکہ میں عزت حاصل تھی لیکن بدبختی اس کے شامل حال ہوئی۔ سب فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ ابلیس نے اس نورِ محمدی کو سجدہ کرنے سے انکار کیا جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں جلوہ گر تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لعنت کا طوق اس کے گلے کا ہار بنا۔

۴۱۔ ملائکہ کی تصدیق آپ کے حق میں

حضرت شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جب حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا تو اس وقت ملائکہ نے زبان حال سے کہا۔ اے اللہ کے بندے! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ (بہجۃ الاسرار)

عَبْدٌ لَہٗ فَوْقَ الْمَعَالِیْ رُتْبَۃٌ
وَلَہُ الْمَمَاجِدُ وَالْفَخَارُ الْاَفْخَرُ

ترجمہ

(وہ اللہ کے برگزیدہ) بندے ہیں کہ ان کا مرتبہ عالی سے عالی ہے اور ان کے لیے شرافتیں اور بڑے فخر ہیں۔

۴۲۔ رسول اللہ نے آپ کی تصدیق فرمائی

حضرت شیخ خلیفۃ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا ہے تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُالْقَادِرِ فَکَیْفَ لَا وَھُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا اَرْعَاہُ۔ شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سچ کہا ہے۔ اور وہ یہ کیوں نہ کہتے جبکہ وہ قطب زمانہ اور میری نگرانی میں ہیں۔

وَلَہُ الْحَقَائِقُ وَالطَّرَائِقُ فِی الْھُدٰی
وَلَہُ الْمَعَارِفُ کَالْکَوَاکِبِ تَزْھَرُ

ترجمہ

حقیقت اور طریقت کے آپ رہنما ہیں اور آپ کے معارف (اللہ کی معرفت کے علوم) ستاروں کی طرح روشن ہیں۔

۴۳۔ رجال غیب کی حاضری

حافظ ابو زرعہ طاہر بن محمد طاہر المقدسی الداری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

کہ ایک مرتبہ میں محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس وعظ میں حاضر تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا کلام **رجال غیب** سے ہوتا ہے جو کوہ قاف سے میری مجلس میں شرکت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ پھر آپ کے صاحبزادہ سید عبدالرزاق سے اس وقت کا حال دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کے اس ارشاد کے وقت جب میں نے اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو ہوا میں **رجال غیب** کی صفوں کی صفیں نظر آئیں اور اُن سے تمام اُفق بھرپور تھا۔ اور یہ لوگ اپنے سروں کو جھکائے ہوئے محبوب سبحانی کا کلام مبارک سُن رہے تھے۔

وَلَهُ الْفَضَائِلُ وَالْمَكَارِمُ وَالنَّدٰى
وَلَهُ الْمَنَاقِبُ فِي الْمَحَافِلِ تُنْشَرُ

ترجمہ

آپ کے فضائل، بزرگیوں، جود و سخا اور مناقب کا ذکر محفلوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۴۔ حضرت خضر علیہ السلام کا کلام سننا

ایک روز محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ منبر پر بیٹھ کر وعظ فرما رہے تھے۔ دوران وعظ آپ اُٹھ کر چند قدم ہوا میں چلے اور زبان مبارک سے فرمایا، اے اسرائیلی ٹھہر جاؤ اور محمدی کا کلام سنو۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا واقعہ تھا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ خضر علیہ السلام یہاں سے گزر رہے تھے تو میں اُن کو اپنا کلام سنانے کے لیے ٹھہرانے گیا تھا تو آپ ٹھہر گئے۔ (اخبار الاخیار)

وَلَهُ التَّقَدُّمُ وَالتَّعَالِيْ فِي الْعُلٰى
وَلَهُ الْمَرَاتِبُ فِي النِّهَايَةِ تَكْثُرُ

ترجمہ

بلندی میں آپ کو سبقت اور بڑائی حاصل ہے اور مقام انتہا میں آپ کے مراتب و مناصب بکثرت ہیں۔

۴۵۔ آپ کی مجلس میں جنات کی حاضری

ابو نصر بن عمر البغدادی کے والد نے ایک مرتبہ عملی طور پر جنات کو بلایا تو انہوں نے حاضر ہونے میں معمول سے زیادہ دیر لگائی۔ جب جنات حاضر ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب ہم غوث الاعظم کی مجلس میں حاضر ہوں تو اس وقت ہمیں نہ بلایا کریں۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تم بھی حضرت کی مجلس میں حاضری دیتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ غوث الاعظم کی مجلس میں انسانوں کی نسبت جنات زیادہ ہوتے ہیں۔

مَا فِیْ عُلَاہُ مَقَالَۃٌ لِمُخَالِفٍ
فَمَسَائِلُ الْاِجْمَاعِ فِیْہِ تُسْطَرُ

ترجمہ

آپ کے مقام و مرتبہ میں کسی مخالف کو چون وچرا نہیں کیونکہ بالاتفاق رائے سب نے آپ کے مراتب کو تسلیم کیا ہے۔

۴۶۔ بغداد شریف کی بیحرمتی پر جن کا قتل ہونا

بغداد کا ایک شخص جس کا نام ابو سعید عبداللہ بن احمد تھا اس نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ میری بیٹی جس کا نام فاطمہ تھا مکان کی چھت پر تھی کہ اچانک ایک جن آیا اور اسے اٹھا کر لے گیا۔ لڑکی غیر شادی شدہ تھی اور اس کی عمر سولہ سال کے قریب تھی۔ اس منظر سے میں بہت پریشان تھا۔ پریشانی کی حالت

میں میں محبوب سبحانی غوث صمدانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کر دیا۔ محبوب سبحانی نے ارشاد فرمایا کہ تم بغداد شریف کے محلہ کرخ کی ویران جگہ میں پانچویں ٹیلہ کے قریب جا کر بیٹھ جاؤ اور اپنے اِرد گرد چاروں طرف دائرہ بنا لینا۔ دائرہ بناتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَلٰی نِیَّۃِ عَبْدِ الْقَادِرِ کا ورد کرنا۔ جب آدھی رات گزر جائے گی تو تمہارے پاس سے مختلف صورتوں میں جنات گروہ در گروہ گزریں گے تم ان سے بالکل خوف نہ کھانا پھر صبح کو ایک جنات کا سردار آئے گا اور تم سے وہ تمہاری حاجت دریافت کرے گا تو تم اس سے صرف اتنا کہنا کہ مجھے عبد القادر نے بھیجا ہے اور یہ میرا کام ہے۔ ابو سعید نے بحکم غوث ایسے ہی کیا۔ آخر کار صبح کے قریب ایک لشکر کے ساتھ جنات کے سردار کا بھی گزر ہوا۔ سردار گھوڑے پر سوار تھا۔ میرے دائرہ کے پاس آ کر رُک گیا اور مجھ سے پوچھا کہ آخر معاملہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی نے بھیجا ہے۔ جنات کے سردار نے جب آپ کا نام سنا تو گھوڑے سے اُتر کر زمین کو بوسہ دیا اور تمام لشکری بھی بیٹھ گئے۔ جنات کے سردار نے تمام واقعہ سُن کر جنات سے پوچھا کہ اس کی بیٹی کون اُٹھا کر لے گیا ہے سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ بالآخر ایک سرکش جن سردار کی خدمت میں حاضر کیا گیا جو چین کا رہنے والا تھا۔ لڑکی جن سے چھین کر واپس ابو سعید کے حوالے کی اور اس جن کو قتل کر دیا گیا اس لیے کہ تو نے غوث الاعظم کے شہر کی بے حرمتی کیوں کی۔

غَوْثُ الْوَرٰی غَیْثُ النَّدٰی نُوْرُ الْهُدٰی
بَدْرُ الدُّجٰی شَمْسُ الضُّحٰی بَلْ اَنْوَرُ

ترجمہ

وہ لوگوں کے فریاد رس اور ان کے حق میں سخاوت کی بارش اور ہدایت کے نور ہیں اور تاریکی کو دور کرنے والے کامل ماہِ منیر اور روشن دن کے سورج ہیں

بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ روشن ہیں۔

۴۷۔ ایک جن نے آپ کے حکم کی تعمیل کی

ایک شخص محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض پرداز ہوا کہ حضور میری بیوی کو آسیب کی شکایت ہے جس کی وجہ سے پے درپے غشی کے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ مجھ پر اس وجہ سے پریشانی لاحق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک جن جس کا نام خانس ہے اب جب بھی ایسی شکایت ہو تو اس کے کان میں یہ کہنا اے خانس عبد القادر جو کہ بغداد شریف میں رہائش پذیر ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ سرکشی نہ کر۔ آج کے بعد اگر وہ آکر ایسی حرکت کرے گا تو ہلاکت میں ڈھل جائے گا۔ اس کے بعد اس عورت کو کبھی ایسی شکایت کا سامنا نہیں ہوا۔ (سفینۃ الاولیاء)

قَطَعَ الْعُلُوْمَ مَعَ الْعُقُوْلِ فَاَصْبَحَتْ
اَطْوَارُهَا مِنْ دُوْنِهٖ تَتَحَيَّرُ

ترجمہ

آپ نے جملہ علوم نہایت عقل و دانش کے ساتھ طے کیے جن کے مسائل کو بڑوں آپ کے حل کیے حیرت میں ڈالتے ہیں۔

۴۸۔ شیطان کا آپ کے سامنے خاک ہو جانا

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں دن رات خوفناک جنگلوں میں رہا کرتا تھا تو میرے پاس جنات ہیبتناک شکلوں میں آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے۔ مجھ پر آگ کے شعلے پھینکتے مگر میں دل میں ذرہ بھر بھی خوف محسوس نہ کرتا۔ اور غیب

سے منادی ندا کرتا اے عبدالقادر اُٹھو اور ان سے مقابلہ کرو۔ ہمیشہ ثابت قدم رہو گے اور امداد الٰہیہ ہمیشہ شامل حال رہے گی۔ جب میں ان کے مقابلہ کے لیے آگے بڑھتا تو وہ بھاگ جاتے۔ پھر میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتا۔ اس اثناء میں جو میرے آتا جل کر خاک بن جاتا۔ (بہجۃ الاسرار)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنِّیْ فِیْ جِوَارِ فَتًی
حَامِی الْحَقِیْقَةِ نَفَّاعٍ وَضَرَّارٍ

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے کہ میں ایسے جوان کی حمایت میں
ہوں جو حقیقت کے حامی ہیں، نفع اور ضرر دینے والے ہیں

۴۹۔ آپ کے سامنے شیطان کی ناکامی

محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن کسی جنگل کی طرف چلا گیا جہاں کوئی چیز بھی کھانے پینے کو میسّر نہ تھی کئی دن وہاں رہنا پڑا۔ سخت پیاس کا سامنا ہوا۔ میرے سر پر بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اس سے کچھ پانی کے قطرات گرے جس کو میں نے پیا۔ اس کے بعد ایک نورانی صورت دکھائی دی جس سے آسمان کے کنارے تک روشن ہو گئے اور ندا آئی کہ اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں میں نے تمام حرام چیزوں کو تمھارے لیے حلال کر دیا۔ میں نے فوراً اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کی تلاوت کی۔ روشنی بھی فوراً ختم ہو گئی اور وہ روشنی دھوئیں کی شکل اختیار کر گئی۔ پھر اسی طرح ایک اور ندا آئی کہ اے عبدالقادر تیرے علم نے تجھے بچا لیا اس سے قبل اسی طرح میں نے ستر اولیاء اللہ کو گمراہی کے گڑھے میں ڈال چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے لعین میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب

کے فضل نے مجھے بچا لیا۔

لَا یَرْفَعُ الطَّرْفَ اِلَّا عِنْدَ مَکْرُمَۃٍ
مِنَ الْحَیَاءِ وَلَا یُغْضِیْ عَلٰی عَارٍ

ترجمہ

سوائے سخاوت کے آنکھ اوپر نہیں اٹھاتے حیا کے باعث اور عار پر چشم پوشی نہیں کرتے۔

۵۰۔ ایک سانپ بارگاہِ غوثیت میں

ایک بزرگ جس کا نام شیخ احمد بن صالح الجیلی ہے نے بیان کیا کہ ایک دفعہ آپ مدرسہ میں حاضرین سے کچھ مسائل بیان فرما رہے تھے کہ ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ کے اوپر گرا جس کو دیکھ کر سب حاضرین بھاگ گئے مگر آپ اپنی جگہ سے نہ ہلے سانپ آپ کے کپڑوں میں گھس گیا اور تمام بدن پر سیر کر کے گریبان سے باہر نکلا اور گردن مبارک پر لپٹ گیا مگر آپ نے بیان بند نہ کیا اور نہ ہی جسم کو جنبش دی۔ سانپ زمین پر آ گیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کچھ کہہ کر واپس چلا گیا۔ لوگ پھر اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے اور آپ سے عرض کرنے لگے کہ حضور سانپ نے آپ سے کیا بات کی آپ نے فرمایا کہ اس نے کہا کہ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کی آزمائش کی مگر آپ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔ جیسا کہ آپ کو دیکھا۔ (بہجۃ الاسرار)

شاہ میراں ہست ثانی شہ امیر
شہ سوارِ معرفت روشن ضمیر

ترجمہ

حضرت شاہ میراں ثانی شاہ امیر ہیں، میدان معرفت کے شہ سوار اور روشن ضمیر ہیں۔

۵۱- سانپ کا بارگاہِ غوثیت میں توبہ کرنا

محبوب سبحانی قطب یزدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں جامع منصوری میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نماز کی حالت میں وہی سانپ میرے سجدہ کی جگہ پر اپنا منہ کھول کر کھڑا ہو گیا۔ سجدہ بھی اُسے ہٹا کر کیا۔ سانپ میری گردن سے لپٹ گیا۔ پھر وہ میری ایک آستین سے داخل ہو کر دوسری آستین سے نکلا۔ جب سلام پھیر کر نماز سے فراغت ہوئی تو سانپ نظر سے اوجھل ہو گیا۔

دوسرے دن جب میں پھر اُسی مسجد کے ایک طرف کشادہ جگہ میں تھا تو مجھے ایک شخص نظر پڑا جس کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اس سے میں نے اندازہ کیا کہ یہ انسان نہیں بلکہ جن ہے تو اس شخص نے مجھ سے کہا میں وہی سانپ ہوں جسے آپ نے کل دیکھا تھا میں نے اسی حالت میں بہت سے اولیاء رحمٰن کی آزمائش کی۔ مگر آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہ پایا۔ پھر وہی سانپ آپ کے دست حق پرست پر تائب ہو گیا۔ (طبقات الکبریٰ)

ہر کہ را پدرش بود عارف مقیم
چوں نہ باشد سید راہِ سلیم

ترجمہ

جن کے جدِ امجد مقامِ معرفت کے مالک ہوں وہ راہِ سلیم کے سردار کیوں نہ مانے جائیں۔

۵۲- آپ کی دعا سے عذاب میں تخفیف

حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی شہبازِ لامکانی قدس سرہ النورانی کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ حضور! میرے والد کے انتقال

کے بعد میں نے اُسے خواب میں دیکھا ہے کہ اس نے مجھ سے کہا کہ میں قبر کے عذاب میں گرفتار ہوں تم میرے لیے بارگاہِ غوثیت پناہ سے دعا خیر کراؤ۔ بارگاہِ غوثیت سے ارشاد ہوا کہ تمہارے والد کا کبھی مدرسہ کے دروازہ سے گزر ہوا۔ اس نے کہا جی حضور! آپ یہ سن کر عالم سکوت میں ڈوب گئے۔ پھر دوسرے دن وہی شخص حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا کہ حضور آج میں نے اپنے والد کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ ہر طرح سے خوش ہے اور سبز لباس پہنے ہوئے ہے۔ اور مجھے کہا اب مجھ سے غوث اعظم کی دعا سے عذاب دُور ہو گیا ہے۔ اور مجھے میرے باپ نے وصیت کی کہ تم بارگاہِ غوثیت میں حاضری دیتے رہا کرو۔

اصلِ جیلانی ز باطنِ مُصطفےٰ
ایں مراتب قادری قدرت اِلٰہ

ترجمہ

سرکارِ جیلانی قدس سرہ النورانی کے مراتب کی اصل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم باطنِ پاک سے ہے۔ یہ قادری مراتب اللہ تعالیٰ کی قدرت ہیں۔

۵۳: آپ کے کنوئیں کا پانی ہر مرض کی دوا

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی غوثِ صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے زمانہ میں بغداد شریف میں مرضِ طاعون کا دور دورہ ہوگا۔ اس مرض سے ہزاروں آدمی روزانہ جان تلف ہونے لگے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے مدرسہ کے اردگرد جو گھاس ہے اس کو کھاؤ اور ہمارے مدرسہ کے کنواں سے پانی پیو جو ایسا کرے گا وہ ہر طرح سے شفایاب ہو جائے گا۔ پس لوگوں نے ایسے

ہی کیا تو ان کو شفائے کاملہ حاصل ہوئی۔ اور پھر اس کے بعد بغداد شریف میں اس مرض کا کبھی عارضہ نہیں ہوا۔

شو مرید از جان باہو بالیقین
خاکپائے شاہِ میرا راہِ دیں

ترجمہ

اے باہو! دین کے سردار حضرت شہ میراں محی الدین
کا دل وجان سے مرید صادق اور خاکپا بن جا۔

۵۴۔ مشائخ کا آپ کی چوکھٹ کو بوسہ دینا

ایک درویش شیخ عثمان صریفینی نامی نے بیان کیا کہ محبوب سبحانی قطب یزدانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے ہمعصر مشائخ عراق جب آپ کی بارگاہِ غوثیت میں حاضری دیتے تو آپ کے مدرسہ کی چوکھٹ کو بوسہ دیتے۔

گر کسے واللہ بعالم از مئے عرفانی است
از طفیل شاہِ عبد القادر گیلانی است

ترجمہ

بخدا! اگر کسی کو جہان میں شراب معرفت حاصل ہوئی ہے تو جناب حضرۃ
بادشاہ شیخ سید عبد القادر جیلانی کے طفیل حاصل ہوئی ہے۔

۵۵۔ ایک ابدال کا مدرسہ کی چوکھٹ پر گریہ زاری کرنا

ایک ابدال کو کسی غلطی کی بناء پر عہدہ ابدالیت سے معزول کر دیا گیا تو وہ بارگاہِ غوثیت پر مدرسہ کی چوکھٹ پر اپنی پیشانی کو رکھ کر گریہ و زاری کرنے لگا تو اسی وقت

ہاتفِ غیب سے آواز آئی کہ تو نے میرے محبوب سید عبدالقادر کے دروازہ کی خاک پر نیازمندی کے ساتھ سر رکھ دیا ہے اس لیے میں نے تمھیں معاف کیا اور پہلے سے بھی مقام علیا عطا فرمایا تم بارگاہِ غوث میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کا شکرانہ ادا کرو۔

شیخ خرقانی یکے از خرقہ پوشانِ ویست
زاں جہت اورا لقب در مرداں خرقانی است

ترجمہ

شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب خرقانی اس لیے لوگوں میں مشہور ہو گیا ہے کہ وہ اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو حضور اقدس قدس سرہ العزیز نے خرقہ پہنایا ہے۔

۵۶۔ چور کا عہدۂ قطب پر فائز ہونا

ایک مرتبہ محبوب سبحانی قطب یزدانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی مدینہ طیبہ سے حاضری کے بعد ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک چور چوری کے لیے منتظر کھڑا تھا تاکہ کوئی مسافر آئے اور وہ اُس کا سامان لوٹ لے۔ جب آپ اُس کے قریب پہنچے تو اس سے دریافت کیا کہ تُو کون ہے۔ اس نے کہا میں ایک دیہاتی ہوں آپ نے بذریعہ کشف معلوم کر لیا کہ یہ راہزن ہے۔ اس چور نے سوچا کہ شاید آپ غوثِ اعظم ہیں۔ اُس کے اِس خیال کا بھی آپ کو علم ہو گیا اور فرمایا میں **عبدالقادر** ہوں تو وہ چور یہ سنتے ہی آپ کے قدموں پر گر گیا اور زبان سے **یا سیدی عبدالقادر شیئاً للہ** کا ورد کرنے لگا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آ گیا اس کی اصلاح کے لیے بارگاہِ ایزدی میں متوجہ ہوئے تو منادی نے غیب سے

ندا کی اے پیارے غوث اس چور کو صراط مستقیم پر چلا دو اور اسے **قطب** بنا دو۔ چنانچہ آپ نے اسے **قطب** بنا دیا۔ (تفریح الخاطر)

سہروردی نیز ملتانی است پیش درگہش
گرچہ اورا صد ہزاراں بند ملتانی است

ترجمہ

شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت بہاؤ الدین ملتانی حضور کی درگاہ میں ادنیٰ غلاموں کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان جیسے حضور قدس سرہ العزیز کے لاکھوں بندگان ہیں۔

۵۷۔ آپ کا بابرکت جُبّہ

ایک مرتبہ حضرت علی بن ادریس میرے شیخ طریقت کے ساتھ محبوب سُبحانی غوثِ صمدانی قطب یزدانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور یہ میرا مرید ہے۔ آپ نے اُسے ایک کپڑا عطا فرمایا اور فرمایا اے علی! تو نے تو نے تندرستی اور عافیت کی قمیص پہن لی ہے۔ پس اس جبہ مبارک کو پہننے کے بعد اب تک پینسٹھ سال کا عرصہ ہوا مجھے کسی قسم کی بیماری گرفتار نہیں کیا۔

ہست ہر دم جلوہ گر از چہرہ اش حسن حسن
زاں جمالش مصطفٰے را راحت و ریحانی است

ترجمہ

آپ کے چہرہ انور سے ہر دم حضرت امام حسن علیہ السلام کا حسن جلوہ گر ہے لہٰذا آپ کا حسن و جمال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کے لیے باعثِ راحت اور ریحانی ہے۔

۵۸۔ عالمِ ملکوت کے حالات سے آگاہی

حضرت محبوب سبحانی غوثِ صمدانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ عالیہ میں ایک بزرگ شیخ ابو عمرو صیریفینی نامی حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو ایک مرید عطا کرے گا جس کا نام عبدالغنی بن نقطہ ہوگا جو بہت بلند مرتبہ ولی اللہ ہوگا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ملائکہ پر فخر کرے گا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی ٹوپی مبارک میرے سر پر رکھ دی۔ ٹوپی رکھنے کی خوشی اور اس کی ٹھنڈک میرے دماغ میں پہنچی اور دماغ سے دل تک عالم ملکوت کے تمام پردے منکشف ہو گئے۔

مسلمی را یا شہِ گیلانی از لطف و کرم
سوئے خود آوازہ کن وا ماندہ از حیرانی است

ترجمہ
یا شہِ جیلاں از رہِ لطف و کرم مسلمی کو اپنی طرف بلا لیجئے جو کہ حیرانی کے باعث پیچھے رہ گیا ہے۔

۵۹۔ جسم اطہر سے نور کی شعاعوں کا نکلنا

حضرت شیخ علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد حقانی آپ کو حضرت محبوب سبحانی غوثِ صمدانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں لے گئے غوث الاعظم تھوڑی دیر خاموش رہے۔ اس کے بعد آپ کی طرف دیکھا کہ آپ کے جسم اطہر سے نور کی شعاعیں نکل نکل کر میرے جسم میں مل گئی ہیں۔ اس وقت میں نے اہل قبور کو اور اُن کے حالات اور مراتب و مناصب کو دیکھا اور فرشتوں کو بھی دیکھا۔ مختلف قسم کی آوازیں سنیں اور کچھ آوازوں سے تسبیح سُنی۔ اور بہت سے حجابات کا انکشاف ہو گیا۔ اور عالم ملکوت کی باتوں سے بھی رسائی حاصل کی۔

شاہِ جیلانی ترا حق در وجود
رحمتہ للعالمین آوردہ است

ترجمہ

یا شاہِ جیلاں اللہ نے آپ کے وجود پاک کو رحمتہ
للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

۶۰۔ عِلمِ لَدُنی کا حاصل ہونا

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے چچا آپ کو محبوب سُبحانی غوثِ صمدانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا حضور یہ میرا بھتیجا ہے اور ہمیشہ علم کلام ہی میں مشغول رہتا ہے۔ منع کرنے پر منع نہیں ہوتا۔ غوث الاعظم نے فرمایا کہ اس فن کی تم نے کون سی کتاب پڑھی ہے۔ میں نے کئی کتابوں کے نام بتائے۔ غوث الاعظم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینہ پر رکھا جس سے مجھے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور مسائل بھول گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے مبارک ہاتھ سے میرے سینہ میں علم لدنی بھر دیا اور آپ نے فرمایا کہ تم عراق کے متاخرین مشاہیر میں شمار کیے جاؤ گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ہر کہ آن تست مقبولِ خدا است
گرچہ ہر نا کردنی را کردہ است

ترجمہ

جو حضور کا ہو گیا وہ اللہ کا مقبول ہے۔ اگرچہ اس
نے نہ کرنے والے کام بھی کر دیئے۔

۶۱۔ آپ کی اُنگلی مبارک سے روشنی کا ظہور

حضرت محبوب سُبحانی غوث صمدانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی

قدس سرہ النورانی ایک شب کو حضرت شیخ احمد رفاعی اور عدی بن مسافر حضرت امام احمد بن حنبل کے مزار پرانوار کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ رات اندھیری تھی۔ غوث الاعظم ان کے پیش پیش تھے۔ آپ جب کسی پتھر، دیوار یا قبر کے پاس سے گزرتے اور انگلی کا اشارہ فرماتے تو آپ کی انگشت مبارک چاند کی طرح **روشن** ہو جاتی تھی۔ اسی روشنی سے وہ سب حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک تک پہنچ گئے۔

تشنہ لب گریاں بسوئے بحرِ عرفاں میروم
سر زدہ چوں سیلِ اشک خود بافغاں میروم

ترجمہ

(شربتِ دیدار کا) پیاسا گریہ و زاری اور آہ و فغاں کرتے ہوئے یکایک اپنے آنسوؤں کی روانی کی طرح معرفت کے سمندر کی طرف جارہا ہوں۔

۶۲۔ ہڈیوں سے مرغی کا پیدا کرنا

ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی قدس سرہ النورانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی بارگاہ پناہ میں لے کر آئی اور عرض کرنے لگی کہ حضور یہ بچہ آپ سے بہت عقیدت رکھتا ہے اس لیے میں اسے آپ کے حوالے کرتی ہوں آپ اسے اپنی غلامی میں قبول فرمایئے۔ آپ نے اُسے قبول فرما کر چند اذکار و اشغال کی تلقین فرما کر مجاہدات کا حکم دیا۔ ایک دن لڑکے کی ماں اُسے ملنے کے لیے آئی تو بھوک اور بیداری کے سبب اُسے کمزور پایا اور جَو کی روٹی کھاتے دیکھا پھر وہ عورت آپ کی خدمت میں آئی اور آپ کے سامنے مرغی کے گوشت کی ہڈیوں کو دیکھا اور فوراً بول پڑی کہ خود تو مرغی کا گوشت کھاتے ہو اور میرے لڑکے کو جَو کی روٹی کھلاتے ہو۔ یہ بات سن کر آپ نے ان ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اس اللہ کے حکم سے

کھڑی ہو جا جو بوسیدہ ہڈیوں سے زندہ کرتا ہے۔ فوراً مرغی اُٹھ کھڑی ہوئی اور بولنے لگی۔

حاجیِ بغداد گیلانم زشوقِ حضرتش
گہ سوئے بغداد گاہے سوئے گیلاں میروم

ترجمہ

میں بغداد شریف اور گیلان معلّٰی کا حاجی ہوں، جناب کے
شوقِ وصال کبھی جانب بغداد اقدس اور کبھی جیلان پاک کی
طرف جا رہا ہوں۔

۶۳- چیل کا دوبارہ زندہ ہونا

ایک بزرگ جن کا نام محمد بن قائد الاوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے نے بیان کیا کہ ایک دن محبوب سبحانی قطب یزدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی وعظ فرما رہے تھے اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی کہ ایک چیل چیختی ہوئی آپ کی مجلس پر سے گزری جس سے حاضرین کی توجہ ہٹ گئی۔ آپ نے فرمایا اے ہوا اس چیل کا سر تن سے جُدا کر دے یہ فرمانا ہی تھا کہ چیل کا سر تن سے جُدا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر آپ منبر سے اُترے اور چیل کو ایک ہاتھ میں پکڑ کر دوسرا ہاتھ اس پر پھیرا۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اور چیل اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر اُڑ گئی اور لوگ اس منظر کو دیکھ کر بہت مضطرب ہوئے۔

اے عرب شد ہم عجم صیدِ تو اے ترکِ عجم
بر اسیرِ خویش رحمے کن کہ حیراں میروم

ترجمہ

اے محبوب عجم! عرب و عجم آپ کے شکار ہو چکے ہیں، اپنے قیدی
پر رحم فرمایئے کیونکہ میں پریشان حال جا رہا ہوں۔

۶۴۔ چوہے کا سر تن سے جُدا

ایک شخص جس کا نام معمر جرادہ تھا بیان کیا کہ میں ایک دن محبوبِ سبحانی قطب یزدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر تھا آپ کچھ تحریر فرما رہے تھے کہ مکان کی چھت سے مٹی گرنے لگی ایک دوبار دیکھا ایسے ہی ہُوا۔ جب چوتھی بار ایسا ہوا تو آپ سر اقدس اُوپر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ تیرا سر تن سے جدا ہو جائے۔ فرمانے کی دیر تھی کہ ویسا ہی ہو گیا۔ آپ اس منظر کو دیکھ کر نہایت مضطرب ہوئے۔ میں نے عرض کیا حضور آپ پریشان کیوں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر مسلمان سے مجھے ایذا پہنچے تو اس کا بھی حال ایسے ہی ہو گا جیسا کہ اس چوہے کا ہوا ہے۔

باسگانِ کوئے او عقدِ محبت بستہ اَم
ہر دم از روئے وفا سوئے محبّاں میروم

ترجمہ

آپ کے کوچہ اقدس کے کتوں سے میں نے رشتۂ محبت
استوار کر لیا ہے اور ایک وفا کیش محب کی طرح ہمیشہ
اپنے محبوبوں کی طرف جا رہا ہوں۔

۶۵۔ چڑیا کی موت

ایک بزرگ شیخ عمر بن مسعود نامی نے بیان کیا کہ ایک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی ایک دن وضو فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک چڑیا نے آپ پر بیٹ کر دی۔ یہ چڑیا اسی وقت گر کر مر گئی۔ وضو کے بعد اتنا حصہ کپڑا دھو کر اُتار کر مجھے دے دیا کہ اسے فروخت کر کے اس کی رقم غرباء میں تقسیم کر دو۔ یہ

اس کا بدلہ ہے۔ (قلائد الجواہر)

از رہِ فقر و فنا گوئی شہِ بحر و برم
تا بجان و دل گدائے شیخ عبدالقادرم

ترجمہ

یعنی سلسلۂ فقر میں جب سے میں بدل و جاں شہنشاہِ بغداد کا گدا بن گیا ہوں تو سمجھ لے کہ مجھے بحر و بر کی بادشاہت مل گئی ہے۔

٦٦۔ آپ کا ہاتھ شفا کی کنجی

ایک دفعہ خلیفہ المستنجد باللہ کے عزیزوں میں سے ایک استسقاء کا مریض محبوبِ سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں لایا گیا مرضِ استسقاء کے باوجود اس کا پیٹ پھولا ہوا تھا۔ آپ نے اس کے پیٹ پر اپنا دستِ رحمت پھیرا۔ دستِ رحمت پھیرنے کی دیر تھی کہ پیٹ بالکل صحیح ہو گیا۔ ایسا جیسا کہ پہلے کبھی بیمار ہی نہ تھا۔ (بہجۃ الاسرار)

ہست دائم در طوافِ کعبہ کویش دلم
در رہِ صدق و صفا اینست حجِ اکبرم

ترجمہ

میرا دل ہر وقت آپ کے کوچے کا طواف کرتا ہے پاکیزگی اور سچائی کے راستے میں میرا یہ حجِ اکبر ہے۔

٦٧۔ آپ کا نام سنتے ہی بخار سے نجات

ایک بزرگ ایک دفعہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور میرے بچے کو سوا سال سے بخار کا عارضہ ہے جو بڑھتا ہے گھٹتا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس بچے کے کان میں جا کر اس طرح کہہ دو بخار

دُور ہو جائے گا" کہ اے بخار تجھے عبد القادر کہتا ہے کہ میرے بچے کو چھوڑ کے محلہ خانہ میں چلا جا۔ آپ نے ایسے ہی کیا بخار فوراً بچہ کو چھوڑ کر خانہ میں چلا گیا اور اہلِ حلّہ تمام بخار میں مبتلا ہو گئے۔

می نہم گریاں رُخ خود بر درت ہر صبح و شام
رحمتے بر رُوئے گرد آلودہ و چشمِ ترم

ترجمہ

میں ہر صبح و شام بحالتِ گریہ وزاری آپ کی چوکھٹ پاک پر سر رکھے پڑا ہوں۔ میرے غبار آلود چہرے اور چشم تر پر ایک نظر رحمت فرمائیے۔

۶۸۔ نابینا کو بینائی عطا ہوئی

حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کہ ایک دفعہ میں اور شیخ علی بن ابی نصر الہیتی محبوب سبحانی غوثِ صمدانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر تھے کہ ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی تاجر آیا اور کہنے لگا کہ حضور آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں قبول فرمایئے۔ آپ نے دعوت کو قبول فرمایا اور خچر پر سوار ہو کر ابو غالب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ وہاں بغداد کے کثیر التعداد علماء اور مشائخ موجود تھے۔ ابو غالب نے دستر خوان بچھایا اور قسم قسم کے کھانے رکھے اور ایک بہت بڑا مٹکا بھی ساتھ لا کر رکھ دیا۔ محبوب سبحانی سر جھکائے بیٹھے تھے۔ آپ کی عظمت و ہیبت کی وجہ سے حاضرین پر سکوت کا عالم طاری تھا۔ آپ نے شیخ علی کو اشارہ فرمایا کہ اس مٹکے کو لا کر میرے پاس رکھ دو اور ساتھ ہی مٹکے کو کھولنے کا بھی حکم صادر فرمایا۔ کھولا تو دیکھا کہ اس میں ایک مفلوج الحال مادر زاد نابینا لڑکا ہے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ تو اللہ کے حکم سے تندرست ہو کر اُٹھ کھڑا ہو جا۔ اسی وقت لڑکا بینا اور تندرست ہو کر دوڑنے لگا۔ یہ دیکھ کر حاضرین عالم اضطراب میں ڈوب گئے اور چاروں طرف اس کا

شور برپا ہوگیا۔ پھر آپ بغیر کھانا کھائے واپس تشریف لے آئے۔

چیست در پیش کرم ہائے تو جرمِ غربتی
الکرم یا غوثِ اعظم بالترحم الکرم

ترجمہ

حضور کے فضل و کرم کے سامنے غربتی کے جرم کی
کیا حقیقت ہے یا غوث اعظم اپنی رحمت سے مجھ پر
کرم فرمائیے۔

۶۹۔ روافض کا آپ کے ہاتھ پر تائب ہونا

روافض کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں بند ٹوکرے لائی اور آپ سے پوچھا کہ اس میں کیا ہے۔ آپ نے ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اس میں ایک بیمار لڑکا ہے۔ پھر وہ ٹوکرا کھولا گیا تو واقعی اس میں بیمار لڑکا تھا۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھ کر کھڑا ہو جا۔ وہ تندرستوں کی طرح اٹھ کر دوڑنے لگا۔ پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اس میں ایک تندرست لڑکا ہے۔ ٹوکرا کھولا تو ویسا ہی پایا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ وہ اٹھ کر چلنے لگا آپ نے اسے پیشانی سے پکڑ کر فرمایا بیٹھ جا۔ وہ فوراً وہیں بیٹھ گیا۔ روافض آپ کی یہ کرامت دیکھ کر آپ کے ہاتھ مبارک پر تائب ہو گئے۔

یا غوثِ معظم نورِ ہُدیٰ مختارِ نبی مختارِ خُدا
سلطانِ دو عالم قُطبِ اعلیٰ حیراں زجلالت ارض و سما

ترجمہ

یا سرکار غوث پاک آپ کی ذاتِ اقدس ہدایت کا نور اور آپ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کے مختار اور دونوں
جہانوں کے بادشاہ اور قطب اعلیٰ ہیں آپ کی جلالت

دیکھ کر آسمان وزمین حیرانی میں ہیں۔

۷۰۔ بیمار کبوتری کو صحت یابی

ایک دن حضور غوث الثقلین شیخ ابوالحسن کی بیمار پرسی کے لیے ان کے گھر گئے تو

ایک کبوتری اور ایک قمری دیکھی۔ شیخ ابوالحسن نے بارگاہِ غوثیت الصمدانی میں عرض

میں عرض کیا حضور یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دے رہی اور قمری نے نو ماہ

سے بولنا بند کر دیا ہے۔ آپ نے کبوتری سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے کبوتری اپنے

مالک کو نفع پہنچا اور قمری سے فرمایا کہ اپنے پیدا کرنے والے کی تسبیح کر۔ آپ کا یہ

فرمان سن کر قمری نے بولنا شروع کر دیا اور کبوتری نے بھی انڈے دیئے بچے نکالے

اور تمام حیاتی ایسا ہی کرتی رہی۔ اور صحت یاب بھی رہی

در صدق ہمہ صدیق وشی در عدل عدالت چوں عمری

اے کانِ حیا عثماں منشی مانند علی باجود وسخا

(معین الدین چشتی) ترجمہ

آپ کی ذاتِ اطہر صدق میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عدل میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہے آپ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

کی مثل کانِ حیا ہیں اور بلحاظ جود وسخا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مانند ہیں

۷۱۔ خشک درخت پھل دینے لگے

حضرت شیخ ابوالمظفر اسمٰعیل نے فرمایا کہ شیخ علی بن ابی نصر جب کبھی بیمار ہو جاتے

تو میرے باغ میں آجاتے۔ ایک دفعہ عالم مرض میں میرے باغ میں آئے۔ محبوب

سبحانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی آپ کی بیمار

پرسی کے لیے باغ میں تشریف لائے۔ باغ میں کھجور کے دو درخت تھے جو خشک ہو چکے تھے اور چار سال سے پھل نہیں دے رہے تھے۔ اُن کے کاٹنے کا ارادہ ہو رہا تھا۔ حضور غوث صمدانی اُٹھے اور ایک درخت کے نیچے آپ نے وضو فرمایا اور دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ ان پر ایک ہفتہ کے اندر پھل کی آمد شروع ہو گئی حالانکہ اُس وقت کھجور کے پھل کا موسم نہیں تھا۔

در شرع بغایت پرکاری چالاک چو جعفر طیاری
بر عرشِ معلّٰی سیّاری اے واقفِ رازِ او ادنیٰ

ترجمہ

شریعت میں حضور کو کامل دسترس حاصل ہے آپ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی طرح چالاک، عرشِ معلّٰی پر سیر فرمانے والے ہیں اور قابَ قوسَینِ اَو اَدنیٰ کے راز سے واقف ہیں۔

۲۷۔ آپ کے عصا کا منور ہو جانا

حضرت شیخ ابو عبد الملک ذیال کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرت محبوب سُبحانی غوثِ صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے مدرسہ میں کھڑا تھا کہ آپ اپنے گھر سے عصا لیے ہوئے باہر تشریف لائے۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ آج آپ اپنے عصا مبارک سے کسی کرامت کا ظہور فرمائیں گے آپ نے مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا اور عصا کو زمین میں گاڑ دیا۔ عصا زمین پر گاڑتے ہی روشن ہو کر چمکنے لگا۔ اور بدستور ایک گھنٹہ چمکتا رہا۔ اس کی منور شعاؤں سے اطراف و اکناف بھی چمک اُٹھے۔ اس کی روشنی آسمان کی طرف بھی چڑھتی رہی۔ پھر جب ایک گھنٹہ کے بعد آپ نے اُسے اُٹھایا تو عصا جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے ذیال سے فرمایا کہ ذیال

تمہاری یہی خواہش تھی جو تم نے دیکھا۔

در بزمِ نبی عالی شانی، ستّارِ عیوبِ مریدانی
در ملکِ ولایت سلطانی اے منبعِ فضل و جود و سخا

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بزم پاک میں آپ کی شان بہت بلند ہے آپ اپنے غلاموں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے والے ہیں۔ تمام اولیاء اللہ کے بادشاہ اور فضل و کرم، جود و سخا کے منبع ہیں۔

۷۲۔ دریائے دجلہ کے پانی کا رُک جانا

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں اس قدر پانی آیا کہ بغداد کے اردگرد بھی پانی چڑھ آیا دیہاتی لوگ گھبرا کر حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آپ نے اپنا عصا مبارک لیا اور دجلہ کے کنارے تشریف لے گئے اور عصا دجلہ کے کنارے پر گاڑ کر فرمایا کہ بس اس سے آگے نہ بڑھنا پانی فوراً اتر کر اپنی اصلی حد پر پہنچ گیا۔

چوں پائے نبی شد تاجِ سرت تاجِ ہمہ عالم شد قدمت
اقطابِ جہاں در پیشِ درت افتادہ چو پیشِ شاہ گدا

ترجمہ

چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم پاک آپ کے سر کا تاج ہے لہٰذا آپ کا قدم مبارک تمام جہان کے سر کا تاج ہے جہاں کے سارے قطب آپ کے در اقدس کے سامنے اس طرح پڑے ہوئے ہیں جیسے گداگر بادشاہ کے سامنے۔

۷۴۔ غیب سے بے موسم پھل کا نزول

ایک دن امام مستنجد باللہ نے حضور غوث الاعظم کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور آج کوئی کرامت دکھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تیری اصلی منشا کیا ہے۔ امام مستنجد نے عرض کیا حضور غیب سے ایک سیب چاہیئے۔ آپ نے ہوا میں اپنا دستِ رحمت پھیلایا۔ اور دو عدد سیب آپ کے ہاتھ میں آ گئے حالانکہ اس وقت سیب کا موسم نہیں تھا۔ آپ نے ایک سیب اُسے دیا اور دوسرا خود رکھا۔ جب دونوں سیب پھاڑے تو ایک سیب سفید خوشبودار نکلا اور دوسرے سیب سے کیڑا نکلا۔ اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ تیرے سیب کو ظالم کا ہاتھ لگا ہے اس لیے کیڑا دار ہے اور میرے سیب کو کسی ولی اللہ کا ہاتھ لگا ہے اس لیے یہ خوشبودار ہے۔

گر داد مسیح بمردہ رواں دادی تو بدین محمد جاں
ہمہ عالم محی الدین گویاں بر حسن و جمالت گشتہ فدا

ترجمہ

اگر عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ میں رُوح پھونک دی تو آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین میں جان ڈال دی ہے۔ تمام عالم آپ کو محی الدین کے لقب سے پکار رہا ہے اور آپ کے حسن و جمال پر قربان ہے۔

۷۵۔ مچھلیوں کا دست بوسی کرنا

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت محبوب سُبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی اہل بغداد کی نظر سے ایک

عرصہ تک غائب رہے۔ لوگ آپ کی تلاش میں بغداد کے چاروں طرف نکلے اچانک ایک شخص نے آپ کو دجلہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ سب لوگ آپ کی تلاش میں دجلہ کی طرف گئے۔ جب دریا کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ آپ پانی پر سے لوگوں کی طرف چلے آرہے ہیں اور دریا کی مچھلیاں آپ کے پاس آکر سلام اور دست بوسی کرتی ہیں۔ اس وقت نماز ظہر کا وقت تھا۔ ایک جائے نماز دکھائی گئی جو تختِ سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق تھی بچھ گئی۔ جائے نماز سبز رنگ کی تھی اس کے اوپر دو سطور اس طرح پر لکھی ہوئی تھیں۔ پہلی سطر میں اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور دوسری سطر میں سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ لکھا ہوا تھا۔

از بس کہ قتیلِ نفسِ خودم بیمار خجالت مند دلم
شرمندہ، سیاہ رو منفعلم، از فیضِ تو دارم چشم دوا

ترجمہ

میرے نفس نے مجھے مار ڈالا ہے۔ میں بیمار، شرمسار دل اور شرمندہ اور رو سیاہ ہوں مجھے اُمید ہے حضور کے فضل و کرم سے میرے درد کی دوا مل جائے۔

۷۶۔ غیب کی خبریں دینا

محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری زبان پر شریعت کی رکاوٹ کی لگام نہ ہو تو میں تمہیں ان سب اشیاء کی خبر دے دوں جو تم اپنے گھروں میں کھاتے اور رکھتے ہو۔ تم سب میرے سامنے شیشے کی بوتلوں کی طرح ہو جن کے ظاہر اور باطن سب کچھ نظر آتے ہیں۔ (تفریح الخاطر)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معین کہ غلام نام تو شد دریوزہ گر اکرام تو شد
شد خواجہ ازاں کہ غلام تو شد وارد طلب تسلیم و رضا

ترجمہ

معین جو کہ حضور کے نامِ پاک کا غلام، آپ کے فضل و کرم کا بھکاری ہے اور آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہونے کے باعث خواجہ بن گیا آپ کی تسلیم و رضا کا طالب ہے۔ (خواجہ معین الدین چشتی)

۷۷۔ بعد میں ہونے والی باتوں کا خبر دینا

حضرت خضر الحسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث صمدانی نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم موصل جاؤ گے۔ وہاں تمہارے ہاں اولاد ہوگی۔ سب سے پہلے لڑکا ہوگا جس کا نام محمد ہوگا۔ جب وہ سات سال کا ہوگا تو بغداد کا ایک علی نامی نابینا شخص چھ ماہ میں قرآن مجید حفظ کرا دے گا اور تم چورانوے سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں اربل شہر میں انتقال کرو گے اور تمہاری سماعت، بصارت اور اعضاء کی قوت اُس وقت بالکل صحیح اور تندرست ہوگی۔ چنانچہ حضرت خضر الحسینی کے بیٹے ابو عبد اللہ محمد نے بیان کیا ہے کہ والد موصل شہر میں قیام پذیر ہوئے اور وہیں میں پیدا ہوا۔ اُسی حافظِ قرآن سے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد میرے باپ نے کہا کہ ان تمام واقعات کا ذکر حضرت غوث صمدانی نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ اور اربل شہر میں اتنی ہی عمر میں میرے باپ کا انتقال ہوا۔ اور آخر دم تک تمام اعضائے رئیسہ سلامت رہے۔

قبلۂ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیرِ ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

ترجمہ

حضرت غوث الثقلین تمام اہلِ صفا کے قبلہ ہیں (اور اپنے محبین و مریدین) کی ہر جگہ امداد فرماتے ہیں۔

۷۸۔ نومولود بچے کی ولادت کی خبر

حضرت غوث صمدانی قدس سرہٗ النورانی کے صاحبزادہ سید عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ والد ماجد سخت بیمار ہو گئے اور ہم ان کے اردگرد پریشان ہو کر بیٹھ گئے آپ نے ہمیں اس طرح بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا ابھی میں نہیں مروں گا ابھی میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا جس کا نام یحییٰ ہے۔ جو ضرور پیدا ہو گا۔ سو آپ کا فرمان پورا ہوا ایک صاحبزادہ پیدا ہوا جس کا نام یحییٰ رکھا۔ پھر آپ بہت دیر تک زندہ رہے۔

(سیرت غوث الثقلین)

یک نظر از تو بود در دو جہاں بس مارا
نظرِ جانبِ ما حضرت غوث الثقلین!

ترجمہ

یا حضرت غوث الاعظم آپ کی ایک نظر ہمارے لیے ہر دو جہاں میں کافی ہے ایک نظر ہم پر فرمایئے۔

۷۹۔ بھوک ایک خزانہ ہے

ایک دن حضرت محبوب سبحانی شہباز لامکانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں ایک شخص شیخ ابو محمد الجونی حاضر ہوا۔ بیان کرتا ہے کہ اس وقت میں سخت بھوک میں مبتلا تھا اور میرے گھر والے بھی کئی دنوں سے بھوکے تھے۔

میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا اے جونی! بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اُسے دیتا ہے۔ (سیرت غوث الثقلین)

کارہائے من سرکشتہ بسے بستہ شدہ
رحم کن بازکشا حضرت غوث الثقلین

ترجمہ

مجھ حیران کے جملہ کام بہت حد تک بند ہو گئے۔ رحم فرما میری دوبارہ عقدہ کشائی فرمایئے۔

۸۰۔ دل کی باتوں کے امین غوث اعظم

حضرت شیخ زین الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ میں اور ایک میرے دوست دونوں فریضہ حج ادا کر کے بغداد شریف آئے اور وہاں کسی کو جانتے نہیں تھے۔ ہمارے پاس صرف ایک قبضہ کمان تھا ہم نے اُسے فروخت کر کے چاول خرید کر پکائے مگر ان چاولوں سے ہماری بھوک ختم نہ ہوئی۔ اس کے بعد ہم محبوب سبحانی غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی مجلس مبارک میں حاضر ہوئے تو اُس وقت کلام فرمارہے تھے۔ دوران کلام آپ نے فرمایا کہ حجاز سے فقراء اور مساکین آئے ہیں اور ان کے پاس قبضہ کمان کے سوا کچھ نہیں تھا اس کو فروخت کر کے اُنہوں نے چاول پکائے مگر پھر بھی بھوکے رہے اور لطف اندوز نہ ہوئے۔ ہمیں یہ سن کر بہت اضطراب ہُوا۔ اختتام مجلس کے بعد آپ نے ہمارے لیے دسترخوان بچھوایا۔ میں نے اپنے دوست سے آہستہ سے اس کی پسندیدہ چیز کھانے کے متعلق پوچھا تو اُس نے حلوہ نما چیز کو پسند کیا اور میرے دل میں شہد کی تمنا تھی۔ یہ خواہشات صرف ہمارے دلوں میں ہی تھیں۔ آپ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ کشک دراجی (حلوہ نما چیز) اور شہد میرے سامنے لاکر رکھ دو۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کو بدل دو جہاں شہد رکھا ہے وہاں حلوہ رکھ دو۔ ہم آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر عالم اضطراب میں ڈوب گئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں
عیاں تم پہ سب بیش و کم غوث اعظم

(سیرت غوث الثقلین)

خاکپائے تو بود روشنئ اہل نظر
دیدہ را بخش ضیا حضرت غوث الثقلین

ترجمہ

یا حضرت غوث الثقلین حضور کی خاکِ پا اہل بصیرت کے لیے روشنی ہے۔ منور فرمایئے۔

۸۱- امانت میں خیانت کرنے کا علم

حضرت ابوبکر التیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں چھوٹی عمر میں شتربانی کا کام کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ایک شخص کے ساتھ حج کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس شخص کو جب یہ احساس ہوا کہ وہ عنقریب مر جائے گا تو اس نے مجھے ایک چادر اور دس دینار دے کر فرمایا کہ یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں پیش کر دینا اور میری طرف سے عرض کرنا کہ حضور میری طرف نظر کرم فرمائیں۔ وصیت کرنے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ واپسی پر جب بغداد شریف آیا تو دل میں خیال کیا کہ ان چیزوں کی کسی اور کو تو کوئی خبر نہیں وہ سامان اپنے ہی قبضہ میں کر لیے۔ ایک روز میں کہیں جا رہا تھا کہ حضرت غوث الاعظم سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا تو آپ نے میرا ہاتھ زور سے پکڑ کر فرمایا کہ تم نے دس دینار کے لیے بھی خوفِ خدا نہیں کیا اور اس عجمی کی امانت میں خیانت کی ہے اور اس کے پاس آنا جانا بھی چھوڑ دیا ہے۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ میں غش کھا کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو فوراً گھر جا کر وہ چادر اور دس دینار لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

درد مندم همہ اسباب شفا مقصود است
کرم تست دوا حضرت غوث الثقلین

ترجمہ

یا حضرت غوث جن و انس میں درد مند ہوں جس کی شفا
کی صورت کوئی نظر نہیں آتی۔ آپ کا ہی کرم دوا ہو سکتا ہے

۸۲۔ بے وضو نماز پڑھنے کا علم

ایک بزرگ جن کا نام ابوالفرج بن الہامی ہے بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ بغداد شریف کے محلہ باب الازج جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں سے واپسی پر حضرت غوث صمدانی قدس سرہٗ النورانی کے مدرسہ کے قریب سے گزر ہوا اس وقت عصر کی نماز کا وقت تھا اور وہاں تکبیر کہی جا رہی تھی۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ نماز عصر یہیں ادا کی جائے اور ساتھ ہی حضور غوث الثقلین کی خدمت میں سلام بھی کیا جائے۔ جلدی میں یہ خیال نہ گزرا کہ بے وضو ہوں چنانچہ اسی حالت میں جماعت سے جا ملا۔ آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے میرے بیٹے! تمہارا حافظہ بہت کمزور ہے تم نے اب ارادۃً بے وضو نماز پڑھ لی ہے آپ کا فرمان سن کر میں بہت مضطرب ہوا کیونکہ آپ میرے پوشیدہ حال سے بھی واقف تھے اس حال سے بھی باخبر فرمایا۔ (سیرت غوث الثقلین)

حضرت کعبۂ حاجات ہمہ خلقانست
حاجتم ساز روا حضرت غوث الثقلین

ترجمہ

آپ کی درگاہ تمام مخلوق کے لیے کعبۂ حاجات ہے
میری حاجت روائی فرمایئے۔

۸۳۔ کافر مسلمان ہو کر عہدۂ ابدال پر

ملک شام میں ایک ابدال کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ عراق سے فوراً وہاں تشریف فرما ہوئے۔ اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام اور دیگر ابدال بھی وہاں پہنچ گئے۔ سب حضرات نے اُن کا جنازہ پڑھا۔ جنازہ کے بعد محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی قدس سرہٗ النورانی نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ قسطنطنیہ میں فلاں کافر کو یہاں لاکر حاضر کرو۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فوراً اس کو بارگاہِ غوثیت صمدانی میں حاضر کر دیا۔ آپ نے اس کافر کو مسلمان کر کے اُسے عہدۂ ابدال پر فائز فرما دیا۔ باقی سب ابدالوں سے فرمایا کہ انتقال کرنے والے ابدال کے مقام پر اسے مقرر فرما دیا ہے جس پر تمام ابدالوں نے آپ کے سامنے سر جھکا دیا۔

مردہ دل گشتم و نامِ تو محی الدین است
مردہ را زندہ نما حضرتِ غوث الثقلین

ترجمہ

فریاد رس دو جہاں ! میرا دل مردہ ہو چکا ہے اور حضور کا اسمِ گرامی محی الدین ہے مردہ کو زندہ فرمایئے۔

۸۴۔ سات لڑکوں کا عطا کرنا

ایک روز ایک عورت حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی بارگاہِ غوثیت پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ آپ نے مراقبہ فرما کر لوحِ محفوظ کا مشاہدہ فرمایا تو پتہ چلا کہ اس عورت کی قسمت میں اولاد نہیں لکھی ہوئی تھی۔ پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دو بیٹوں کے لیے دُعا کی۔ بارگاہِ الٰہی سے ندا آئی کہ اس کے لیے تو لوحِ محفوظ

میں ایک بھی بیٹا نہیں لکھا ہُوا آپ نے دو بیٹوں کا سوال کر دیا۔ پھر آپ نے تین بیٹوں کے لیے سوال کیا تو پہلے جیسا جواب ملا۔ پھر آپ نے چار بیٹوں کے لیے سوال کیا پھر بھی وہی جواب ملا۔ پھر آپ نے پانچ بیٹوں کا سوال کیا مگر جواب وہی ملا پھر آپ نے چھ بیٹوں کا سوال کیا تو پھر وہی جواب ملا۔ پھر آپ نے سات بیٹوں کا سوال کیا تو ندا آئی اے غوث! اتنا ہی کافی ہے اور یہ بھی بشارت ملی کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کو سات لڑکے عطا فرمائے گا۔

قطب مسکین بغلامیٔ درت منسوب است
داغ مہرش بفزا حضرت غوث الثقلین

ترجمہ

یا حضرت غوث پاک! مسکین قطب الدین کو آپ کے درِ اقدس کی غلامی کا شرف حاصل ہے اس کی محبت میں اور بھی اضافہ فرمایئے۔

۸۵۔ لڑکی سے لڑکا بن گیا

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ غوثیت الصمدانی قدس سرہٗ النورانی میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ حضور ایک لڑکا لینے کے لیے بارگاہ میں ملتجی ہوں۔ حضور غوث الاعظم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے وہ چیز عطا فرمائے کہ جس کا تو طالب ہے۔ وہ شخص روزانہ آپ کی بارگاہ میں حاضری دینے لگا۔ مشیت ایزدی سے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ شخص لڑکی کو لے کر بارگاہِ غوثیت میں حاضر ہُوا اور عرض کیا حضور! میں نے تو لڑکے کی تمنا کی تھی اور یہ تو لڑکی ہے محبوب سبحانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا اسے لپیٹ کر اپنے گھر میں لے جاؤ اور

پردۂ غیب سے کرشمہ الٰہی دیکھو ۔ وہ آپ کے ارشادہ کی تکمیل کرتا ہوا لڑکی کو
لپیٹ کر گھر لے آیا اور دیکھا تو لڑکی کی بجائے لڑکا نظر آیا ۔ علامہ اقبال نے کیا
خوب فرمایا ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

زبسم اللہ کنم آغاز مدحِ شاہِ جیلانی
کہ برقدش درست آمد لباس اعظم الشانی

ترجمہ

سرکار شاہ جیلاں کی مدح کا آغاز بسم اللہ سے کرتا ہوں کہ
اعظم الشانی کا لباس آپ ہی کے قد مبارک پر پھبتا ہے
یعنی ہمارے اکابر اولیاء بلاشک وشبہ نہایت عظیم الشان
اور رفیع القدر ہیں لیکن حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی
اعظم الشان ہیں ۔ آپ کا قصرِ شان سب سے بلند ، اعلیٰ وارفع ہے

۸۶ ۔ چودھدہٗ ابدال پر

حضرت شیخ داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت محبوب سبحانی
شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی بارگاہ غوثیت پناہ میں ہر طرح کے
لوگ آتے تھے اور اس بارگاہ کے خادم سب امیر اور دولت مند تھے اس لیے چور نے
سوچا کہ ضرور ایسے جاہ وجلال والے مالدار ہوں گے ارادہ کیا کہ ان کے گھر گھس کر مال وزر
چوری کرلوں ۔ جب گھر کے اندر گھسا تو کچھ ہاتھ نہ آیا اور اندھا ہوگیا ۔ یہ تمام ماجرا آپ کی
نگاہ میں تھا ۔ خیال فرمایا کہ یہ بات مروت سے دور ہے کہ ہمارے گھر میں کچھ لینے کے لیے

اسے اور خالی ہاتھ چلا جائے۔ آپ ابھی اس تصور میں تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام بارگاہِ غوثیت مآب میں آئے اور عرض کی اے پیارے غوث۔ ایک ابدال اس وقت قضائے الٰہی سے انتقال کر چکا ہے جس کے لیے آپ حکم فرمائیں اُسے اس جگہ مقرر کیا جائے۔ آپ نے فرمایا ایک شکستہ دل آدمی ہمارے گھر میں پڑا ہے اس کو پکڑ لاؤ تاکہ اس مقام پر اُسے متمکن کیا جائے۔ حضرت خضر علیہ السلام گئے اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کیا جس کو آپ نے ایک نگاہ سے مقامِ ابدال عطا کر دیا۔

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

چوں دزد با منش آید ز راہ بے راہی
بدولتِ کرمش عارفِ جہاں باشد (سیرت غوث الثقلین)

توئی شاہِ ہمہ شاہاں گدائے تو
گدایانِ جہاں از دستِ تو یابند سلطانی

ترجمہ

آپ شاہنشاہ ہیں اور جملہ شاہاں آپ کے گدا
ہیں۔ دنیا کے گداگر آپ کے دستِ سخا سے
سلطنتیں پاتے ہیں۔

۸۷۔ آپ کی دعا نے تقدیر کو بدل دیا

حضرت شیخ حماد الدباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ابو المظفر الحسن بن نعیم تاجر نے حاضر ہو کر عرض کیا جناب! میرا ارادہ ملکِ شام کی طرف سفر کرنے کا ہے اور میرا قافلہ بھی تیار ہے۔ سات سو دینار کا مال تجارت کے لیے ساتھ لے جاؤں گا تو شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم اس سال سفر کرو گے تو تم سفر میں ہی قتل کیے جاؤ گے اور تمہارا تمام مال و اسباب لٹ جائے گا۔ وہ حضرت شیخ حماد کا ارشاد

سُن کر پریشان حالت میں باہر نکلا تو حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے شیخ حماد کا فرمان عرض کیا۔ آپ نے یہ فرمان سُن کر فرمایا اگر تم سفر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ۔ تمھیں سفر میں کسی قسم کی کوئی مصیبت نہیں آئے گی۔ میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ آپ کی بشارت سن کر وہ تاجر سفر کو روانہ ہوگیا۔ اور ملک شام میں جا کر ایک ہزار کا مال فروخت کیا۔ اس کے بعد وہ تاجر کسی کام کے لیے حلب گیا اور حلب میں اپنی قیام گاہ پر آگیا۔ نیند کا غلبہ تھا کہ آتے ہی سو گیا۔ خواب کیا دیکھتا ہے کہ عرب بدوؤں نے اس کا قافلہ لوٹ لیا ہے اور قافلہ کے کئی آدمیوں کو اُن بدوؤں نے قتل بھی کر دیا ہے اور خود اس پر بھی بدوؤں نے حملہ کر کے اس کو مار ڈالا ہے گھبرا کر بیدار ہوا تو اُسے اپنے دینار یاد آئے۔ فوراً دوڑتا ہوا اس جگہ پر پہنچا تو دینار وہاں ویسے ہی پڑے مل گئے۔ دینار لے کر اپنی قیام گاہ پر پہنچا تو بغداد شریف واپس جانے کی تیاری کی۔ جب بغداد شریف پہنچا تو اس نے سوچا کہ پہلے شیخ حماد کی خدمت میں حاضری دوں یا محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں حاضری دُوں۔ کیونکہ آپ نے میرے سفر کے متعلق جو فرمایا تھا وہ بالکل اُسی طرح نکلا۔ اسی خیال میں تھا کہ اتفاقاً شیخ حماد سے ملاقات ہوئی۔ تو آپ نے تاجر سے فرمایا کہ پہلے محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں حاضری دو کیونکہ وہ غوث الاعظم ہیں۔ اُنھوں نے تمھارے لیے ستر دفعہ دُعا کی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دیا ہے اور مال کے تلف ہونے کو نسیان سے بدل دیا ہے۔ جب تاجر غوث الاعظم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ شیخ حماد نے تجھ سے کہا واقعی اس طرح ہوا۔ میں نے ستر دفعہ بارگاہِ الٰہی میں تیرے لیے دُعا کی کہ وہ تمھارے قتل کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دے اور تمھارے مال کے ضائع ہونے کو صرف تھوڑی دیر کے لیے نسیان سے بدل دے۔ (سیرت غوث الثقلین)

گدائے در گہِ عالی ست شاہا آمدہ کاکی
بہ بخش اورا سرفرازی ز اسرارِ خدادانی

ترجمہ

بادشاہ سلامت! قطب الدین بختیار کاکی جو آپ کے دربار
شاہی میں ایک بھکاری کی حیثیت رکھتا ہے، حاضرِ خدمت
ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جاننے پہچاننے کے طریقے اور اس
کی معرفت کے رازوں سے آگاہ فرما کر اس کو سرفراز فرمایئے۔

۸۸۔ شیخ احمد کا شیر اور غوث اعظم کا کتا

حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ جب کسی کے پاس جاتے تو شیر پر سوار ہو کر جاتے۔ شیر کی مہمان نوازی کے لیے ایک گائے پیش کی جاتی تھی۔ ایک روز آپ بغداد شریف حاضر ہوئے اور حضور غوث صمدانی شہباز لامکانی قدس سرہٗ النورانی کے مہمان بنے۔ لوگوں نے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کی کہ شیخ احمد جن کے مہمان ہوتے ہیں تو وہ میزبان ایک گائے شیر کی میزبانی کے لیے پیش کرتا ہے۔ آپ اب کیا خبر کی میزبانی کرتے ہیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ شیر کی میزبانی کے لیے اصطبل سے ایک گائے لاؤ۔ جب وہ اصطبل سے گائے لے کر آئے تو اصطبل کے دروازہ پر ایک چھوٹا سا کتا بیٹھا ہوا تھا وہ بھی گائے کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ جب انہوں نے گائے کو شیر کے قریب کیا تو شیر گائے پر جھپٹنے لگا۔ اس چھوٹے سے کتے نے شیر پر حملہ کر کے شیر کو پھاڑ ڈالا۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کے دستِ رحمت کو بوسہ دیا اور

تائب بھی ہوئے۔ (تفریح الخاطر)

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

کیا دبے جس پر حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

بمدحت تا سخن رانم مدد یا شاہِ جیلانی
مدد یا غوثِ انس و جاں مدد یا قطب ربانی

ترجمہ

یا شاہِ جیلانی، قطبِ ربانی، جنوں اور انسانوں کے فریادرس!
میری امداد فرمایئے تاکہ میں آپ کی صفت و ثنا خوش اسلوبی
سے بیان کرسکوں۔

۸۹۔ درِ غوث الاعظم اور کعبہ کی زیارت

شیخ ابو محمد صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے حضرت محبوب سبحانی غوثِ صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں بغداد شریف فقر اء کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجا۔ آپ نے مجھے بیس دن اپنے خلوت خانے کے دروازے پر ہی بٹھائے رکھا۔ بیس دن کے بعد آپ نے مجھے قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اے ابو صالح! اس سمت دیکھئے۔ جب میں نے اس طرف دیکھا تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اس طرف کیا دیکھا میں نے عرض کیا خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ اس کے بعد آپ نے مغرب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ادھر دیکھو۔ جب میں نے دیکھا تو پوچھا کیا دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ اپنے شیخ حضرت ابو مدین قدس سرہٗ العزیز کو دیکھ رہا ہوں۔ (سیرت غوث الثقلین)

من آمدم بہ پیشِ تو سلطانِ عاشقاں
ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں

ترجمہ

اے عاشقوں کے بادشاہ میں حاضر ہوا ہوں آپ کی
ذاتِ اقدس اہلِ محبت کا قبلۂ ایمان ہے۔

۹۰۔ دستِ مصطفیٰ غوث اعظم کے سر پر

ایک مرتبہ محبوب سبحانی غوث صمدانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضۂ انور پہ چالیس دن تک کھڑے یہ شعر پڑھتے رہے۔

ذُنُوْبِیْ کَمَوْجِ الْبَحْرِ بَلْ هِیَ اَکْثَرُ
کَمِثْلِ الْجِبَالِ الشُّمِّ بَلْ هِیَ اَکْبَرُ
وَلٰکِنَّهَا عِنْدَ الْکَرِیْمِ اِذَا عَفَا
جَنَاحٌ مِّنَ الْبَعُوْضِ بَلْ هِیَ اَصْغَرُ

ترجمہ: "میرے گناہ سمندر کی موجوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے زیادہ ہیں بلند پہاڑوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑے ہیں۔ لیکن جب کریم بخشنے لگے تو یہ مچھر کے پر کی مانند ہیں بلکہ اس سے بھی چھوٹے ہیں۔"

دوسری بار جب حاضر ہوئے تو گنبدِ خضریٰ کے سامنے یہ اشعار پڑھے:

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِہَا شَفَتِیْ

ترجمہ: حالتِ بعد میں اپنی روح کو (آپ کی خدمت میں) بھیجتا تھا جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی۔ اور اب میں خود حاضر ہوا ہوں سو اپنا داہنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میرے ہونٹوں کو ان کے چومنے کا فخر حاصل ہو۔ پس اسی وقت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دستِ رحمت ظاہر ہوا۔ آپ نے مصافحہ فرمایا۔ اس کو بوسہ دیا اور اپنے سر پہ رکھا۔

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

ترجمہ

آپ کے سوا دونوں جہان میں کوئی دستگیر نہیں ہے از راہِ کرم میری دستگیری فرمایئے آپ عاشقوں کی جان ہیں۔

۹۱- امام احمد بن حنبل کا آپ کو سینے سے لگانا

حضرت علی بن الہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محبوب سبحانی غوث صمدانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پُرانوار پر حاضر ہوئے تو میں نے اس وقت دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قبر مبارک سے باہر نکل کر آپ کو اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا اے شیخ عبدالقادر! میں علمِ شریعت، علمِ حقیقت اور علمِ حال میں آپ کا محتاج ہوں۔

(سفینۃ الاولیاء، سیرت غوث الثقلین)

اعلیحضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

از ہر طرف بخاکِ درت سر نہادہ ایم
یک لحظہ گوش نہ تو برا فغانِ عاشقاں

ترجمہ

میں نے ہر سمت سے آپ کے آستانۂ عالیہ کی خاکِ پا پر سرِ نیاز رکھ دیا ہے۔ ایک لحظہ کے لیے دردمندوں کی گریہ و زاری بھی سن لیجئے۔

۹۲۔ حضور غوث اعظم کا معروف کرخی کی قبر پر سلام کہنا

حضرت علی بن الہیتی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے مروی ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے ساتھ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہُوا تو آپ نے حاضر ہو کر کہا اے شیخ معروف کرخی السلام علیک ہم سے آپ ایک درجہ آگے ہیں۔ پھر دوسری دفعہ زیارت کے لیے حاضری دی تو پھر بھی میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے اس وقت فرمایا اے معروف کرخی السلام علیک ہم آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے تو شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر مبارک سے جواب دیا اے اہلِ زمانہ کے سردار وعلیک السلام۔

(بہجۃ الاسرار۔ سیرت غوث الثقلین)

از خنجرِ نگاہِ تو مجروح عالمے
شد نطق روح بخشِ تو دربانِ عاشقاں

ترجمہ

آپ کی نگاہ کے خنجر نے ایک جہان کو مجروح کر دیا ہے اور حضور
کا کلام مردہ دلوں کو زندگی کی روح بخشنے والا، عشق کے بیماروں
کا علاج ہے۔

۹۳۔ ایک عیسائی اور مسلمان کا جھگڑا

حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی غوث صمدانی قدس سرہ النورانی ایک دن ایک محلہ سے گزر رہے تھے تو دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے جھگڑنے کا سبب دریافت فرمایا تو مسلمان نے کہا یہ عیسائی کہتا ہے کہ میرے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں اور میں کہتا ہوں کہ میرے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔ یہ سن کر آپ نے عیسائی سے فرمایا کہ تم اپنے نبی کی فضیلت کی کوئی دلیل پیش کرو۔ نصرانی بولا میرے نبی کی فضیلت کی دلیل یہ ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ یہ سن کر غوث صمدانی نے فرمایا کہ میں نبی تو نہیں ہوں بلکہ اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا غلام ضرور ہوں اگر میں مردہ زندہ کر دوں تو تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ اُس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے کوئی بہت پرانی قبر دکھا تاکہ تجھے ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی فضیلت کا یقین ہو جائے۔ نصرانی نے آپ کو ایک بہت پرانی قبر دکھائی۔ تو آپ نے نصرانی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے نبی کس کلام سے مردہ کو زندہ کرتے وقت خطاب فرماتے تھے۔ نصرانی نے کہا کہ میرے نبی قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ صاحب قبر دنیا میں گانے بجانے کا کام کرتا تھا۔ اگر تو چاہے تو یہ گاتا ہوا اٹھے میں یہ بھی کر سکتا ہوں۔ نصرانی نے کہا ہاں ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ آپ نے قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا قُمْ بِاِذْنِیْ۔ قبر پھٹ گئی اور مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔ جب نصرانی نے یہ کرامت دیکھی تو آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر لیا۔

کوئے تو ہست غیرتِ جنت بصد شرف
حسن و جمالِ روئے تو بستانِ عاشقاں

ترجمہ

آپ کا کوچہ اپنی بزرگی اور لاتعداد فضیلتوں کے باعث رشک
جنت الفردوس ہے اور حضور کے چہرۂ انور کا حسن و جمال عاشقوں
کے لیے گلزار ہے۔

۹۴- آپ کا اسم مبارک اسم اعظم ہے

ایک عورت کا بچہ دریا میں ڈوب کر جان بحق ہو گیا۔ وہ عورت حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور میرا بچہ دریا میں ڈوب کر مر گیا ہے اور میرا یہ ایمان ہے کہ آپ میرے بچے کو زندہ کر کے میری طرف لوٹا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو اپنے گھر واپس چلی جا تجھے تیرا بچہ مل جائے گا۔ وہ گھر گئی مگر بچہ نہ ملا۔ دوسری دفعہ پھر آ کر زاری کی تو آپ نے پھر وہی فرمایا کہ تو گھر چلی جا تجھے بچہ مل جائے گا۔ وہ گھر گئی مگر بچہ نہ مل سکا۔ پھر تیسری دفعہ روتی پیٹتی آئی تو آپ نے مراقبہ کیا اور اپنے سر مبارک کو ہلایا۔ پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا تو گھر چلی جا تجھے تیرا بچہ گھر ہی میں مل جائے گا۔ جب وہ تیسری بار گھر آئی تو بچہ گھر میں موجود پایا۔ غوث اعظم نے محبوبیت کی حالت میں عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے اس عورت کے سامنے دو دفعہ شرمندہ کیوں کیا۔ ندا آئی باری تعالیٰ نے کہ تیسری کلام سچی تھی مگر پہلی مرتبہ ملائکہ نے اس کے اجزائے متفرقہ اکٹھے کیے اور دوسری مرتبہ میں نے اس کو زندہ کر دیا اور تیسری مرتبہ میں نے اسے دریا سے نکال کر گھر پہنچا دیا۔ عرض کیا باری تعالیٰ تو نے دنیا کو کن سے پیدا

فرمایا اور اس میں دیر نہیں لگی۔ قیامت کے دن بے شمار اجسام کی اجزا کو ایک لمحہ میں جمع کر کے اکٹھا کر دے گا اور یہ ایک جسم کے تمام اجزا اور زندہ کرنا اور گھر پہنچانا تو ایک جزی ہے آخر اس تاخیر میں کیا حکمت ہے۔ رب قدیر کی طرف سے خطاب ہوا جو مانگنا ہے مانگ ہم تیری دل شکنی کا بدلہ دیتے ہیں۔ یہ خطاب سن کر محبوب سبحانی سجدہ میں چلے گئے اور عرض کیا الٰہی میں مخلوق ہوں اور میری طلب بھی مخلوقیت کے موافق ہونی چاہیئے اور تو خالق ہے اور تیری عطا بھی تیری عظمت و خالقیت کے موافق ہونی چاہیئے تو خطاب باری تعالیٰ ہوا کہ بھی تجھے جمعہ کے دن دیکھ لے گا وہ ولی مقرب ہو جائے گا اور اگر تو مٹی پر نظر ڈالے گا سونا ہو جائے گی۔ عرض کیا الٰہی مجھے ان دونوں باتوں سے کوئی نفع نہیں مجھے ایسی شے عطا فرما جو اس سے بھی اعلیٰ ہو اور میری موت کے بعد بھی باقی رہے تاکہ لوگوں کو دنیا و آخرت میں نفع دے۔ پس آواز آئی میں نے تیرے ناموں کو اپنے ناموں کے برابر ثواب و تاثیر میں کر دیا۔ جس نے تیرے ناموں سے کوئی نام لیا گویا اس نے میرا نام لیا۔ (تفریح الخاطر)

صابر بخاکِ کوئے تو سر بر نہادہ ام
زاں رو کہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقاں

ترجمہ

صابر نے اپنا سر حضور کے کوچہ کی خاک پر رکھ دیا ہے کیونکہ آپ کا کوچۂ اقدس سامانِ عاشقاں ہے۔

۹۵۔ عزرائیل سے ارواح کا چھیننا

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا ایک خادم انتقال کر گیا اس کی بیوی آہ و زاری کرتی

ہوئی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور میرا خاوند زندہ ہونا چاہیئے۔ آپ نے مراقبہ فرمایا اور علم باطن سے دیکھا کہ عزرائیل علیہ السلام اس دن کی تمام اَرواح قبضہ میں لے کر آسمان کی طرف جا رہا ہے تو آپ نے عزرائیل سے کہا ٹھہر جائیں اور مجھے میرے فلاں خادم کی رُوح واپس کر دیں تو عزرائیل نے جواب دیا کہ میں اَرواح کو حکم الٰہی سے قبض کر کے اس کی بارگاہِ الٰہیہ میں پیش کرتا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس شخص کی رُوح تجھے دے دُوں جس کو بحکم الٰہی قبض کر چکا ہوں۔ آپ نے اصرار کیا مگر ملک الموت نہ مانے اور ان کے ایک ہاتھ میں ٹوکری تھی جس میں اس دن کی اَرواح مقبوضہ تھیں۔ پس قوتِ محبوبیت سے ٹوکری ان کے ہاتھ سے چھین لی۔ تو اَرواح متفرق ہو کر اپنے اپنے بدنوں میں چلی گئی۔ عزرائیل نے اپنے رب سے مناجات کی اور عرض کیا الٰہی تو جانتا ہے جو میرے اور تیرے محبوب **عبد القادر** کے درمیان گزری اس نے مجھ سے آج کی تمام مقبوضہ اَرواح چھین لی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہُوا اے عزرائیل بیشک غوث اعظم میرا محبوب و مطلوب ہے تو نے اُسے اس کے خادم کی روح واپس کیوں نہ دے دی اگر ایک رُوح واپس دے دیتے تو اتنی روحیں ایک روح کے سبب کیوں واپس جاتیں۔ (تفریح الخاطر)

بادشاہِ ہر دو عالم شاہِ عبد القادر است
سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبد القادر است

ترجمہ

دونوں جہان کے بادشاہ شاہ عبد القادر ہیں اور حضرت آدم کی اولاد کے سردار بادشاہ عبد القادر ہیں۔

۹۶۔ بے وضو نام لینے پر ہلاکت

"گلزارِ معانی" میں مندرج ہے کہ شروع شروع میں آپ پر جلالیت کا بہت غلبہ تھا اس غلبہ کی یہ عالت تھی کہ جو شخص آپ کا نام بے وضو لیتا اس کا سر تن سے جدا ہو جاتا اور وہ مر جاتا تو حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے اپنے نانا جان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ بیٹا اس حالت کو چھوڑ دو کیونکہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں لوگ میرا اور میرے رب تعالیٰ کا نام بھی بغیر اَدب کے ذکر کیا کریں گے۔ آپ نے اپنے نانا پاکؐ کی اُمت پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کر دیا۔ (تفریح الخاطر)

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی وقلم
نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

ترجمہ

سورج، چاند، عرش و کرسی، لوح و قلم، نورِ قلب، شہنشاہِ بغداد سیدنا میراں محی الدین سید عبدالقادر کے نورِ اعظم سے ہیں۔

۹۷۔ آپ کے اسم پاک کی برکت سے عزّت ملنا

بزرگ فرماتے ہیں جب یہ حالت جلالی مشہور ہوئی تو اس وقت آپ کا نام مبارک بے وضو موت کے خوف سے کوئی نہ لیتا تھا۔ بغداد کے اولیاء کرام نے آپ کی بارگاہِ غوثیت پناہ میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور لوگوں پر رحم فرمایئے اور اس سختی کو معاف فرمایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا لیکن حق تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو نے میرے نام کی عزت کی ہے ہم تیرے نام کی عزت کریں گے جو عزت کرتا معزز بن جاتا۔
(تفریح الخاطر)

دامنت سرپوشِ بادا دائما
بر سرِ جرمِ محمد قادری

ترجمہ

حضور کا دامن محمد قادری کے جرموں کی ہمیشہ پردہ پوشی کرتا رہے۔

۹۸- آپ کا ذکر ہر مرض کی دوا

بزرگ فرماتے ہیں جو آپ کا اسم شریف بغیر وضو کے لیتا ہے وہ تنگدستی اور مفلسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جو آپ کے نام کی نذر ماننے اُسے ضرور ادا کر دینا چاہیئے تاکہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے جو جمعرات کو حلوا پکا کر اور فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب آپ کی رُوح مبارک کو پہنچائے اور فقراء میں تقسیم کرے اور آپ سے کسی اَمر میں مدد طلب کرے تو آپ اُس کی مدد فرما دیں گے اور جو بعض وقت اپنے مال میں سے کچھ طعام پر ختم شریف پڑھ کر آپ کو ثواب پہنچاتا رہے اس کی دین و دنیوی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ جو آپ کا نام مبارک اخلاص کے نام کے ساتھ باوضو لے تو وہ تمام دن خوش و خرم رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے نام گناہ مٹا دے گا۔ (تفریح الخاطر)

غوثِ اعظم دلیلِ راہِ یقیں
بے یقیں رہبرِ اکابرِ دیں

ترجمہ

حضرتِ غوث اعظم راہِ یقین کی دلیل اور بلاشک و شبہ بڑے بڑے بلند مرتبہ بزرگانِ دین کے رہنما ہیں

۹۹۔ غوث الاعظم سیف اللہ ہیں

بزرگ فرماتے ہیں کہ حضور غوث الاعظم حرز الیمانی کا ورد کیا کرتے تھے اور اس ورد کی کثرت کی وجہ سے آپ پر ابتدائی حالت میں جلالیت کا غلبہ ایسا تھا جیسا منکروں کی گردن مارنے والی تلوار اور دشمنوں کے جگر کو پہنچنے والا تیر۔ اسی لیے منکرین و جاحدین میں سے جس نے بھی آپ کا نام مبارک بے وضو لیا اس کی گردن سیف اللہ سے مار دی گئی۔ پس مکاشفہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا تم تو خود ہی سیف بن چکے ہو اب اس کے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس پر کچھ عرصہ آپ نے ورد ترک کر دیا۔ پھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان پر ورد شروع کر دیا۔

شیخِ دارین ہادیٔ ثقلین
زبدۂ آلِ سیّد کونین!

ترجمہ

آپ مرشدِ ہر دو جہاں، انسانوں اور جنوں کو راہِ ہدایت دکھانے والے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام آل سے افضل و برگزیدہ ہیں۔

۱۰۰۔ عرش کے نیچے ایک تلوار

ایک بزرگ نے محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی قطبِ ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ لوگوں کو اس مصیبت سے نجات دلائیں تو آپ نے فرمایا مراقبہ کرو اس نے مراقبہ میں عرش کے نیچے ایک تلوار لٹکی ہوئی دیکھی جس پر مکھیاں اپنے آپ کو گراتی ہیں اور دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں۔ تو آپ نے اُسے

آنکھ کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا کھیاں اس تلوار سے جنگ کرتی ہیں اور اس سے انہیں یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور مجھ سے محبت رکھنے والے میرا نام ہر حال میں ادب و احترام سے لیتے ہیں اور ہر حال میں عفو اور مغفرت کا دامن مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور مخالفین منکرین بوجہ بے ادبی ہلاکت میں پڑ جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے اور گھوڑا زین سے کسا ہوا ہے اور میں اللہ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں۔ تمام اہل بغداد کی سفارش پر آپ نے اس حالتِ جلالی کو اہل عناد سے اٹھا لیا۔

اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

ترجمہ

جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء علیہم السلام میں ممتاز ہیں اسی طرح حضور غوث الاعظم تمام اولیاء کرام میں بے مثل اور سرفراز ہیں۔

۱۰۱۔ مُحِبِّ غوث الاعظم آگ سے محفوظ

میاں عظمۃ اللہ بن قاضی عماد بن میاں نظام محمد بن شاہ بن محمد قدوۃ العلماء والعارفین وجیہہ الحق والدین العلوی فرماتے ہیں کہ شہر برہانپور میں ایک مالدار آتش پرست ہندو رہتا تھا۔ جس کا گھر ہمارے گھر کے متصل تھا۔ مگر حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا بہت معتقد تھا خود کو حضرت کا مرید سمجھتا تھا۔ ہر سال قسم قسم کے کھانے پکا کر علماء و فقراء کو کھلاتا اور مشعلوں کو روشن کرتا اور مجلس کو طرح طرح کی زینتوں اور خوشبوؤں سے مزین و معطر کرتا۔ یہ سب کچھ آپ سے

عقیدت و محبت ہونے کی وجہ سے کرتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو ہندوؤں نے مرگھٹ میں بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان پر گھی ڈالا اور اُس کو لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔

قدرتِ خداوندی کی مہربانی سے آگ نے اس کا ایک بال بھی نہ جلایا۔ جب ہندوؤں نے یہ دیکھا تو آپس میں طرح طرح کے مشورے کرنے لگے۔ آخر اس بات پر متفق ہوئے کہ اسے چلتے پانی میں پھینک دیا جائے۔ جب اُسے پانی میں ڈال دیا تو حضرت محبوبِ سُبحانی غوثِ صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے ایک بزرگ کو خواب میں فرمایا کہ فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے جس کا نام اولیاء رحمٰن کے نزدیک سعد اللہ ہے اسے غسل دے اس کی تجہیز و تکفین کر دو اور جنازہ بھی خود ہی پڑھو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ تیرے مریدوں کو میں دنیا و آخرت کی آگ سے محفوظ رکھوں گا اور ان کا دنیا میں ہی خاتمہ باالخیر کروں گا اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

اولیا بندہ اش از دل و جاں
قدمِ او بگردنِ ایشاں

ترجمہ

اولیاء اللہ بدل و جاں بندہ ہے حضرت غوث پاک ہیں اور
آپ کا قدم مبارک ان کی گردنوں پر ہے۔

۱۰۲۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی ولادت کی خبر دینا

حضرت شیخ عارف باللہ عبداللہ بلخی اپنی کتاب خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب کے پچیسویں باب میں قطب العباد و غوث البلاد خواجہ بہاؤ الحق والدین محمد بن محمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت محبوب سُبحانی غوثِ صمدانی حضرۃ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی ایک جماعت

کے ساتھ کھڑے تھے کہ بخارا کی طرف متوجہ ہو کر ہوا کو سونگھا اور فرمایا کہ میری وفات کے ایک سو ستاون سال بعد ایک مردِ قلندر محمدی مشرب جن کا نام نامی اسمِ گرامی بہاؤ الدین محمد نقشبند ہوگا پیدا ہوگا جو میری خاص نعمت سے فیضیاب ہوگا۔
(تفریح الخاطر)

من کہ پروردۂ نوالِ دیم
عاجز از مدحتِ کمالِ ویم

ترجمہ

میں یعنی عبدالحق جس کی پرورش کا ذریعہ آپ کی
عنایت وبخشش ہے آپ کے کمالات کی
تعریف کرنے سے عاجز ہوں۔ (محدث دہلوی)

۱۰۳۔ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی حضرۃ خضر سے ملاقات

بزرگ فرماتے ہیں کہ جب حضرۃ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مرشدِ حقانی حضرۃ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے تلقین لی تو آپ نے اسمِ ذات ورد کرنے کا حکم فرمایا لیکن آپ کے دل میں اسمِ اعظم کا نقش منقش نہ ہوا جس سے آپ بہت مضطرب ہوئے۔ اسی حالتِ اضطراب میں جنگل کی طرف چل نکلے۔ راستہ میں حضرۃ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ استقبال کیا اور سلام عرض کیا۔ حضرۃ خضر علیہ السلام نے فرمایا اے بہاؤ الدین مجھے بارگاہِ غوث صمدانی سے اسمِ اعظم ملا ہے اور میں تمہیں بھی وصیت کرتا ہوں کہ تو بھی بارگاہِ غوثیت مآب کی طرف متوجہ ہو تاکہ آپ کی برکت سے جلدی کامیاب ہو جاؤ گے دوسری رات شہنشاہِ نقشبند نے حضرت غوث الوریٰ کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے دا ہنے ہاتھ کی انگلی سے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا اور اسمِ اعظم کے نقش کو دل پر جما دیا کیونکہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں لفظ اَللّٰہ کی شکل پر ہیں اور اس وقت آپ کو دیدارِ

الٰہی ہو گیا۔ جب اس بات کا لوگوں میں چرچا ہُوا تو اُنہوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ اس مبارک رات کے فیوضات میں سے ایک فیض اور عنایات میں سے ایک عنایت ہے جس میں حضور غوث الثقلین نے مجھ پر عنایت فرمائی۔ آپ کا نام **شاہ نقشبند** مشہور ہونے کا باعث غوث الاعظم کا آپ کے دل میں اسم اعظم کو منقش کرنا ہے۔ (تفریح الخاطر)

ہمہ دم غرقِ بحرِ احسانم
اے فدائے درش دل و جانم

ترجمہ

میں ہر وقت سرکار غوث الثقلین کے احسانات کے سمندر میں غرق ہوں (مجھ پر آپ نے اس قدر احسانات فرمائے ہیں کہ ان کی کوئی انتہا نہیں) میرا دل اور میری جان حضور کے درِ اقدس پر قربان ہیں۔

۱۰۴۔ مَردُود کو مَقبُول بنا دیا

حضرت محبوب سُبحانی غوثِ صمدانی شہبازِ لامکانی قدس سرہ النورانی کے زمانہ مبارک میں ایک مقرب ولی کی ولایت چھن گئی اور چھوٹے بڑے سب کے سب اُسے مَرْدُود کہنے لگے۔ وہ تین سو ساٹھ اولیاء کاملین کی خدمت میں حاضر ہو کر ملتجی ہُوا اور سب نے اس کے لیے دربارِ خداوندی میں سفارش کی لیکن اُن کی سفارش مقبول نہ ہوئی اور تمام نے اس کا نام لوحِ محفوظ کی فہرست میں اشقیاء میں لکھا دیکھا تو انہیں یہ خبر سُنائی گئی کہ تم کبھی بھی اپنی پہلی منزل پر نہیں آسکتے۔ چنانچہ یہ سُن کر اُس کا چہرہ **سیاہ** ہو گیا۔ آخر کار سلطان الاولیاء غوث

صمدانی قدس سرہٗ النورانی کی بارگاہِ غوثیت مآب میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا آجاؤ اگر تم **مردود** ہو گئے ہو تو میں اذنِ باری تعالیٰ سے **مقبول** بنا سکتا ہوں۔
پھر آپ نے اس کے لیے دُعا فرمائی۔ ندا آئی کیا تم نہیں جانتے کہ تین سو ساٹھ اولیاء کاملین اس کے حق میں سفارش کر چکے ہیں اور میں نے اُن کی سفارشات کو قبول نہیں کیا کیونکہ لوحِ محفوظ میں **شقی بد بخت** لکھا جا چکا ہے۔
غوث الاعظم بارگاہِ خداوندی میں ملتجی ہوئے کہ الٰہی تم مردود کو مقبول اور مقبول کو بنانے پر قادر ہو اگر تمہارا یہی ارادہ ہے کہ یہ مردود ہی رہے تو تم نے مجھ سے مقبول بنانے کی دُعا کیوں کرائی ہے۔ ندا آئی اسے ہیں نے تیرے سپرد کر دیا جو چاہو بنا دو۔ اور تمہارا مردود میرا مردود ہے۔ اس کے بعد آپ نے اسے مُنہ دھونے کا حکم فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا نام **اشقیاء** کی فہرست سے مٹا کر **اصفیاء** کی فہرست میں لکھ دیا اور باری تعالیٰ سے خطاب ہوا اے غوث الاعظم میں نے تمہیں عدل و نصب کے تمام اختیارات عطا کر دیئے۔ اور تمہارا مقبول میرا مقبول اور تمہارا مردود میرا مردود ہے۔

در دو عالم با دست اُمیدم
ہست با وے اُمید جاویدم

ترجمہ

دونوں جہان میں میری اُمیدیں حضور کے ساتھ وابستہ ہیں
اور ہمیشہ آپ کے کرم اور فضل کا اُمیدوار ہوں۔

۱۰۵۔ آپ کے عقیدت مند سے منکر نکیر کے سوالات

حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے زمانہ مبارک میں ایک فاسق و فاجر ملنگ رہتا تھا لیکن اُسے آپ سے والہانہ

محبت تھی۔ جب وہ فوت ہو گیا اور اس کو دفن کر دیا گیا تو منکر نکیر اس سے آ کر سوال کرنے لگے کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا نبی کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ اس نے تمام سوالات کے جواب میں کہا **عبد القادر**۔ ندا باری تعالیٰ ہوئی اے منکر نکیر اگرچہ یہ بندہ گنہگار ہے مگر میرے محبوب سید عبد القادر کی سچی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اس لیے میں نے اس کی بخشش فرمادی اور اس کی قبر کو بھی کشادہ کر دیا ہے۔

گویم ز کمالِ تو چہ غوث الثقلینا
محبوبِ خدا ابنِ حسن آلِ حسینا

ترجمہ

یا حضرت غوث الثقلین۔ میں حضور کے کمالات کے متعلق
کیا عرض کروں آپ اللہ کے محبوب حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ کے فرزند اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں۔

۱۰۶۔ ستر ہزار کا عمامہ ایک فقیر کو عطا فرما دیا۔

صاحب تفریح الخاطر فرماتے ہیں کہ حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ یزدانی قدس سرہٗ النورانی کا لباس مبارک نہایت نفیس قسم کا ہوتا تھا جس کا ایک ذرع دس دینار کا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے ستر ہزار دینار کی قیمت کا عمامہ باندھا اور ایک فقیر کو دیکھا تو اسی حال میں اُسے عطا فرما دیا۔

سر بر قدمت جملہ نہادند بگفتند
تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

ترجمہ

سب نے سرنیازانہ آپ کے قدم مبارک پر رکھا اور عرض

کی بخدا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم سب پر فضیلت اور فوقیت

بخشی ہے۔

۱۰۷۔ آسمان سے افطاری کا نزول

صاحب تفریح الخاطر نے درج فرمایا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے ایک مرتبہ چالیس دن کا چلہ کاٹا اور ارادہ کیا کہ روزہ کی افطاری کے وقت پانی کے سوا دنیا کے کھانے پینے کی چیزوں میں سے کوئی چیز استعمال نہ کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے کھانا نازل فرمائے گا تو اس سے روزہ افطار کروں گا چلہ پورا ہونے میں دو روز قبل آپ کے حجرے مبارک کی چھت پھٹی اور اس سے ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کے داہنے ہاتھ میں ایک سونے کا برتن تھا جس کی زنجیر بھی سونے کی تھی اور بائیں ہاتھ میں چاندی کی زنجیر والا چاندی کا برتن تھا یہ دونوں برتن پھلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اس نے آپ کے سامنے دونوں برتن رکھ دیئے۔ آپ نے فرمایا یہ برتن کیسے ہیں اس نے کہا یہ برتن عالم بالا سے لایا ہوں تاکہ آپ اس سے کچھ نوش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ان کو اُٹھا لیں کیونکہ میرے نانا جان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا حرام فرمایا ہے۔ وہ شخص یہ بات سنتے ہی بھاگ گیا۔ افطاریٔ روزہ کے وقت آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا جس کے ہاتھ میں کھانے کا بھرا ہوا ایک طباق تھا۔ اس نے کہا اے غوث الاعظم باری تعالیٰ کی طرف سے یہ آپ کی ضیافت ہے۔ آپ نے اس کو پکڑا اور اپنے درویشوں سمیت اس سے کھانا کھایا اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر ادا کیا۔

ما عاجز و حیران بماندیم بگرداب
لَا مَخْلَصَ اِلَّا بِكَ یَا اللّٰہِ لَدَیْنَا

ترجمہ

ہم گرداب میں پھنس کر ناچار اور حیران ہو گئے ہیں۔ حضور کی ذات اقدس کے سوا کوئی چارہ گر نہیں جو ہمیں اس بھنور سے نکالے۔

۱۰۸۔ معرفت کی رُوح پیارے غوث الاعظم

حضرت شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی اور دوران ملاقات میں نے ان سے اپنے زمانہ کے تمام مشرق و مغرب کے مشائخ کے بارے میں سوال کیا اور فردِ افخم اور غوث الاعظم کے بارے میں بھی سوال کیا تو اُنہوں نے کہا وہ صدیقوں کے پیشوا عارفوں کی صحت اور معرفت کی رُوح ہیں اور تمام اولیاء میں آپ کا مرتبہ بلند ہے۔

ما تشنہ چو ماہی در دشت فتادیم
اے ابرِ عطا بار تو بشتاب اِلَیْنَا

ترجمہ

ہم اس مچھلی کی طرح پیاسے ہیں جو دریا سے نکل کر صحرا میں تڑپ رہی ہو۔ آپ ابرِ کرم ہیں۔ از رہِ شفقت ہم پر جلدی نزولِ بارانِ رحمت فرما کر ہماری پیاس بجھائیے۔

۱۰۹۔ ایک جن کا حضور غوث الاعظم کے ہاتھوں قتل

صاحب تفریح الخاطر نے مندرج فرمایا ہے کہ بغداد کے علماء میں سے ایک عالم فاضل نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد بمعہ تلامذہ قبرستان کی طرف فاتحہ خوانی کے لیے نکلے راستہ میں ایک سیاہ سانپ دیکھا تو اس کو اپنے عصا سے قتل کر ڈالا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسے ایک لمبے گرد و غبار نے ڈھانپ لیا تو اچانک نظروں سے غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر شاگرد حیران ہو گئے۔ کچھ دیر بعد دیکھا کہ اُستاد صاحب ایک عمدہ لباس پہنے آ رہے ہیں۔ آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ اور احوال اور لباس کے متعلق دریافت کیا۔ اُستاد صاحب فرمانے لگے جب مجھ پر غبار چھایا تو جن مجھے پکڑ کر ایک جزیرہ میں لے گئے۔ پھر دریا میں مجھے غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک ننگی تلوار ہاتھ میں لیے تخت پر کھڑا ہے اور اس کے سامنے ایک نوجوان مقتول پڑا ہے جس کا سر زخمی ہے اور جسم پر خون بہہ رہا ہے۔ میرے متعلق سوال کیا کہ یہ کون ہے جنوں نے کہا یہی قاتل ہے۔ نیز اس نے میری طرف غصہ کی حالت میں دیکھا اور کہا اے شہر کے اُستاد تو نے اس نوجوان کو ناحق قتل کیوں کیا ہے۔ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا خدا کی قسم میں نے اسے قتل نہیں کیا۔ آپ نے خاموں نے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ اُنہوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اس کے ہاتھ کا خون سے تھڑا ہوا عصا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے ہی قتل کیا ہے۔ دیکھا تو عصا کو واقعی خون لگا ہوا تھا۔ مجھ سے اس خون کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے کہا اس سے تو میں نے ایک سانپ کو مارا ہے اور یہ اس کا خون ہے۔ بادشاہ کہنے لگا ارے جاہل وہ سانپ یہی میرا بیٹا ہے۔ یہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا پھر قاضی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ یہ شخص اپنے قاتل ہونے کا اقراری ہے تم اس کے قتل کا حکم دے دو۔ قاضی نے میرے قتل کا حکم دے دیا۔ بادشاہ تلوار کھینچ کر مجھ پر وار کرنے

لگا تو میں نے اپنے دل سے اپنے شیخ اُستاد حضرت غوث اعظم کی طرف ملتجی ہُوا اور مدد طلب کی فوراً ایک نورانی مرد نمودار ہُوا اور بادشاہ سے کہنے لگا کہ اس شخص کو قتل نہ کیجیو یہ تو حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا مُرید ہے اگر دیا اس کے سبب تم پر عقاب فرمائیں تو تم کیا جواب دو گے۔ آپ کا نام سنتے ہی اس نے تلوار ہاتھ سے نیچے پھینک دی اور مجھے کہا اے شہری اُستاد میں نے حضرت غوث الاعظم کے ادب و تعظیم کی خاطر تجھے اپنے بیٹے کا قصاص معاف کیا اب تم ہی اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کے لیے بخشش کی دُعا مانگو۔ پھر اُس نے مجھے یہ خلعت پہنا کر جنات کے ساتھ رخصت کر دیا جو مجھے وہاں لے کر گئے تھے۔ وہ مجھے اس مکان میں چھوڑ کر میری نظر سے پوشیدہ ہو گئے۔

آں شاہِ سرفراز کہ غوث الثقلین است
در اصل صحیح النسبین از طرفین است

ترجمہ

وہ عالی مرتبہ بادشاہ جو جن و انس کے فریادرس ہیں بلحاظ
حسب و نسب نجیب الطرفین ہیں۔

۱۱۰۔ ایک مُریدنی کا پنجۂ ظلم سے نجات دلانا

روایت ہے کہ ایک خوب صورت عورت حضور غوث الاعظم کی مریدنی تھی ایک دن وہ عورت کسی کام سے پہاڑ کی غار کی طرف گئی تو اس کا عاشق بھی اُسی غار کی طرف ہو لیا اور اس کے پاس جا کر عصمت ریزی کرنے لگا۔ عورت نے اپنی خلاصی کی جب کوئی بھی صورت نہ دیکھی تو حضرۃ غوث الاعظم کا نام مبارک لے کر اس طرح پکارنے لگی:

الغیاث یاغوث اعظم الغیاث یاغوث الثقلین
الغیاث یاشیخ محی الدین الغیاث یاسیدی عبدالقادرؒ

اس وقت آپ مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے اور پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں۔

آپ نے انہیں پاؤں سے اُتار کر غار کی طرف پھینکا۔ وہ فاسق کے مُراد پانے سے پہلے پہنچ گئیں اور سر پر پڑنے لگیں حتیٰ کہ وہ مر گیا پھر وہ عورت انہیں اُٹھا کر حضور غوث الاعظم کے دربار عالیہ میں حاضر ہوئی اور حاضرین کے سامنے آپ سے اپنا سارا واقعہ عرض کیا۔

از سُوئے پدر تا بحسن سلسلۂ اوست
و ز جانب مادر دُرِ دریائے حسین است

ترجمہ

والد ماجد کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام
حسن رضی اللہ عنہ سے اور والدہ محترمہ کی جانب سے حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

۱۱۱۔ ایک مُرید تاجر کا امداد کے لیے پُکارنا

صاحب تفریح الخاطر نے بیان کیا کہ ایک تاجر قافلہ کے ساتھ سُرخ شکر لادے تجارت کے لیے گیا۔ راستہ میں رات کے وقت اس کے اُونٹ گم ہو گئے بہت تلاش کرنے پر بھی نہ ملے سخت گھبرایا حضرۃ محبوب سُبحانی کا مرید تھا اس لیے بلند آواز سے پکارنے لگا "یا سیدی غوث اعظم میرے اُونٹ سامان سمیت غائب ہو گئے۔ اسی اثنا میں دیکھا کہ پہاڑ پر ایک سفید پوش بزرگ کھڑے اپنی آستین سے اپنی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اس طرح کہ جیسے اپنی طرف بُلا رہے ہیں۔ جب میں اس طرف گیا تو اُس اشارہ کرنے والے کو وہاں غائب پایا اور اُونٹ سامان سمیت اُس مکان سے دستیاب ہو گئے۔

۱۱۲۔ منصبِ ولایت پر غوث الاعظم کی مُہر

روایت ہے کہ حضرت شاہ ہاشم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ میں اس طرح درج کیا ہے کہ جب باری تعالیٰ اپنے کسی بندے کو ولی بنانا چاہتا ہے تو حکم فرماتا ہے کہ اسے میرے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربارِ گوہر بار میں حاضر کرو۔

جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دربارِ قدسیہ میں حاضر کیا جاتا ہے تو آپ حکم فرماتے ہیں کہ اسے میرے پیارے بیٹے سیّد عبد القادر کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ دیکھیں کہ یہ منصبِ ولایت کے لائق بھی ہے یا نہیں۔ پھر غوثِ اعظم کے دربارِ قدسیہ میں پیش کیا جاتا ہے اگر آپ اُس کو منصبِ ولایت کے لائق سمجھتے ہیں تو اس کا نام دفترِ محمدیہ میں لکھ کر مُہر لگا دیتے ہیں۔ پھر اُسے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہِ رسالت پناہ میں پیش کیا جاتا ہے اور غوث اعظم کی تحقیق کے مطابق بحکمِ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا جاتا ہے اور ولایت کی خلعت سے آگاہ کیا جاتا ہے جو غوث اعظم کے دستِ اقدس سے عنایت کی جاتی ہے اور وہ شخص اُسے پہن لیتا ہے اور عالمِ غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلّم ہو جاتا ہے اور اس عہدہ پر حضور غوث الاعظم قیامت تک فائز رہیں گے اور اس مقام میں آپ کا کوئی ولی مماثل اور شریک نہیں۔ ہر وقت اور ہر زمانہ میں آپ سے غوث اور قطب اور جمیع اولیاء فیض حاصل کرتے رہتے ہیں۔

یا قُطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر
بندہ ام شرمندہ ام جز تو ندارم دستگیر

ترجمہ

یا غوث الاعظم یا قطب الاقطاب اے روشن ضمیر اللہ کے محبوب
اس بندۂ شرمسار کا حضور کی ذاتِ پاک کے سوا کوئی دستگیری
فرمانے والا نہیں ہے۔

۱۱۳۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر مذہب حنبلی

صاحب تفریح الخاطر نے درج کیا ہے کہ ایک روز حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی حضرۃ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے دل میں مذہب کی تبدیلی کا خیال پیدا ہوا تو اسی رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تمام صحابہ کرام سمیت تشریف فرما ہیں اور امام احمد بن حنبل اپنی داڑھی پکڑے کھڑے بارگاہِ رسالتمآب میں عرض کر رہے ہیں۔

یارسول اللہ اپنے پیارے بیٹے محی الدین سیّد عبدالقادر کو فرمائیں کہ میری امداد فرمائے۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا اے عبدالقادر اس کی عرض قبول کیجئے تو آپ نے ارشاد رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرتے ہوئے اُن کی بات کو قبول فرمایا اور صبح کی نماز مصلّٰی حنبلی پر ادا فرمائی اور اس دن امام کے علاوہ کوئی دوسرا مقتدی نہیں تھا کہ جماعت کرائی جا سکتی۔ آپ کے تشریف لاتے ہی خلقت کا ہجوم اس قدر ہوا کہ ایک چپہ بھی جگہ خالی نہ رہی۔ راوی کہتا ہے کہ اگر حضور غوث الاعظم اس دن مصلّٰی حنبلی پر نماز نہ پڑھاتے تو مذہب حنبلی صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا۔

بر درِ درگاہِ والا سائلم اے آفتاب
خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر

ترجمہ

اے آفتاب میں ایک سوالی آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوں
میرے رنجیدہ دل کو مسرور فرمائیے یا پیران پیر

۱۱۴۔ امام احمد بن حنبل کا آپ کو قمیض عطا کرنا

ایک دن محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی حضرت

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر کی زیارت کو اولیاء کرام کی جماعت کے ساتھ نکلے تو دیکھا کہ امام احمد بن حنبل ہاتھ میں ایک قمیض لیے قبر سے نکلے اور غوث اعظم کو دی اور معانقہ کیا پھر فرمایا یا سید عبد القادر علم شریعت و طریقت اور علم حلال جاننے والے ایک آپ ہی ہیں۔

یَا مُحْیِ الدِّیْن تَرَحَّمْنَا بِلُطْفٍ وَّاسِعٍ
اَنْتَ غَوْثُ الْکُلِّ مَشْهُوْرٌ بِاَنْوَاعِ الْکَرَمِ

ترجمہ

یا حضرت میراں محی الدین آپ زمانے کے فریاد رس اور طرح طرح کی کرم نوازیاں فرمانے والے مشہور ہیں۔ اپنے وسیع لطف و کرم کے ساتھ ہماری حالت زار پر بھی رحم فرمائیے۔

۱۱۵۔ امام اعظم کا غوث اعظم سے ایک سوال

صاحب تفریح الخاطر نے اپنی کتاب میں اس طرح درج کیا ہے کہ حضرۃ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی سے روحانی طور پر ملاقات کی اور کہا اے سلطان الاولیاء آپ نے کس وجہ سے شریعت میں امام احمد بن حنبل کا مذہب اختیار کیا ہے حالانکہ میں نے آپ کے جد امجد حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں دو سال رہ کر آپ سے فیض حاصل کیا ہے پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میری عمر کے یہ دو سال جن میں میں نے امام جعفر صادق سے فیض حاصل کیا ہے نہ ہوتے تو میں (نعمان) ہلاک ہو جاتا۔ حضرت محبوب سبحانی نے فرمایا اس کی دو وجوہات ہیں:
اول یہ کہ ان کا مذہب ان کی پیروی کرنے والوں کی کمی کے باعث ضعیف ہو چکا تھا۔

دوم یہ کہ امام احمد بن حنبل مسکین ہیں اور میں بھی مسکین ہوں اور میرے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ سے مسکینی طلب کی ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں رکھ اور اسی حالت میں مار اور قیامت کے دن مجھے مساکین کے ساتھ اُٹھانا۔

اے پیر جہانگیر کہ جانِ ہمہ کس
دارد ز درت نیلِ مراداتِ ہوس

ترجمہ

اے پیر جہانگیر ہر شخص کسی دنیوی، نفسانی یا ذاتی مقصد حاصل کرنے کے لیے در دولت پر حاضر ہوتا ہے۔

۱۱۶۔ آپ کے مریدوں کی پیشانیوں میں نور کی چمک

ایک شیخ بقا بن بطو نامی نے فرمایا کہ میں نے غوث الاعظم کے مریدوں کو اولیاء کی محفل میں اس طرف دیکھا کہ اُن کی پیشانیوں میں نور چمکتا تھا۔ ایک شخص نے آپ سے آپ کے نیکوکار اور بدکار مرید کی نسبت سوال کیا تو آپ نے فرمایا میرا نیک مرید میرے لیے ہے اور میں بدکار کے لیے ہوں۔

بر خاکِ سرِ کوئے تو از صدق و صفا
من از تو ترا می طلبم اینم بس

ترجمہ

یہ بندۂ ناچیز آپ کے کوچۂ اقدس کی خاک پا پر آپ سے آپ کی ذات مبارک کا طالب گار ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی خواہش نہیں۔

۱۱۷۔ آپ کا نام مبارک ہر دکھ اور درد کی دوا

حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو جن چمٹ جائے تو اس کے کان میں یا حضرت الشیخ قطب العالم محی الحق والدین السید عبد القادر الگیلانی پڑھ کر پھونک دیا جائے تو وہ دفع ہو جائے گا۔ اگر کفار کا لشکر اسلامی ملک پر چڑھ آئے یا کسی کو راہزنوں کا خوف لاحق ہو تو زمین سے سیاہ مٹی لے کر اس پر غوث الاعظم کا نام مبارک پڑھ کر دم کرے اور وہ مٹی اس کی طرف پھینکے جیسا کہ محبوب سبحانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا جو شخص ایسا کرے گا یہ مٹی دشمنوں کی آنکھوں میں ڈال کر تو اللہ تعالیٰ اُن کو اندھا کر دے گا اور ان پر قہر و غضب نازل فرمائے گا۔ اور فرمایا جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو وہ حضور غوث اعظم کا توسل کرے گا اللہ اُسے اس تکلیف سے نجات دے گا اور وہ عجز سے خلاصی پائے گا اور اُسے خوشی حاصل ہو گی اور جس نے آپ سے خرقۂ خلافت پہنا وہ دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے نجات پانے کے علاوہ مراتب عالیہ کو بھی پہنچ گیا کیونکہ آپ نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے حق میں خاص طور پر دُعا مانگی ہے اور آپ قطب عالم ہیں اور آپ کی دعا بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہے۔

بیکسا زاکس اگر جوئی تو در دنیا و دیں
ہست محی الدّین سید تاج سرواراں یقیں

ترجمہ

اگر تم دکھی ایسی برگزیدہ ہستی کے متلاشی ہو جو دنیا اور عقبیٰ میں
غریبوں اور لاوارثوں کی یاور و مددگار ہے تو یقین جان تو وہ
سرداروں کے سرتاج حضور سید نا میراں محی الدین قدس سرہٗ
کی ذاتِ مبارک ہے۔

۱۱۸۔ غوث الاعظم سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ

حضرت شیخ نجیب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت شیخ حماد بن مسلم کے پاس تھا اور حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ النورانی بھی وہاں موجود تھے۔ محبوب سبحانی نے ایک بہت بڑی کلام کے ساتھ تکلم کیا تو شیخ حماد نے کہا اے عبدالقادر تم نے عجب بات کہی ہے کیا تم ڈرتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ مرتبہ سے گرا دے گا تو غوث الاعظم نے اپنا ہاتھ مبارک اُن کے سینے پر رکھ کر فرمایا اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ میرے ہاتھ پر کیا لکھا ہوا ہے۔ حماد نے مراقبہ کر کے دیکھا پھر آپ نے اُن کے سینہ سے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو شیخ حماد نے فرمایا میں نے ہاتھ پر لکھا پڑا ہے:۔

"بیشک اس نے اللہ تعالیٰ سے ستر بار پختہ وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مرتبہ سے نہیں گرائے۔"

پھر شیخ حماد نے فرمایا۔ اس کے بعد آپ کو کوئی خوف نہیں۔ اس کے بعد آپ کو کوئی خوف نہیں۔ آپ نے یہ دو مرتبہ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے وہ فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

دستگیرِ بے کساں و چارۂ بے چارگاں
شیخ عبدالقادر ست آں رحمۃ للعالمین

ترجمہ

بے کسوں کے دستگیر اور عاجزوں کے چارہ ساز حضرت سیدنا شیخ سید عبدالقادر ہیں جن کی ذاتِ گرامی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔

۱۱۹۔ بیت المقدس سے بغداد تک ایک قدم میں پہنچنا

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ شیخ صدقہ بغدادی نے چند کلمات کہے جو بظاہر خلاف شرع تھے۔ خلیفۂ وقت کو ان کلمات کی اطلاع دی گئی تو اس نے قاضی کے پاس حاضر کر کے تعزیر لگانے کا حکم فرمایا۔ جب شیخ حاضر کیے گئے تو انہوں نے شیخ کا سر ننگا کیا۔ یہ دیکھ کر شیخ کا ایک مرید چیخ اٹھا اور جس نے تعزیر لگانے کا ارادہ کیا تھا اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے قاضی کے دل میں آپ کی ہیبت ڈال دی۔ وزیر اس پر مطلع ہوا تو وزیر کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی ہیبت ڈال دی۔ خلیفہ کو جب اطلاع ہوئی تو ان کے دل میں بھی آپ کی ہیبت گھر کر گئی اور اس نے حکم دیا کہ ان کو رہا کر دیا جائے۔ رہائی کے بعد آپ غوث اعظم کے دربار میں حاضر ہوتے تو دیکھا کہ مشائخ اور عام لوگ غوث اعظم کے ہاں تشریف لا کر وعظ فرمانے کا بیٹھے انتظار کر رہے ہیں۔ غوث الاعظم تشریف لا کر حلقہ مشائخ میں بیٹھ گئے۔ پھر منبر پر چڑھے مگر نہ آپ نے کچھ ارشاد فرمایا اور نہ ہی قاری کو قرآن پڑھنے کا حکم فرمایا۔ آپ کے خاموش بیٹھنے کی وجہ سے بھی لوگوں پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ امر جلیل میں داخل ہیں۔ شیخ صدقہ اپنے دل ہی میں کہنے لگے کہ غوث الاعظم نے نہ تو کچھ بیان فرمایا ہے اور نہ ہی قاری نے تلاوت کی ہے تو یہ وجد کیسا۔ آپ نے شیخ صدقہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے صدقہ ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے اور یہ تمام لوگ اس کے میزبان ہیں۔ شیخ صدقہ نے اپنے دل میں کہا کہ جو ایک ہی قدم سے بیت المقدس سے بغداد پہنچ سکتا ہے تو اسے توبہ کی کیا ضرورت ہے اور اسے شیخ کی محتاجی کیسی؟ غوث الاعظم نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے صدقہ یہ ہوا میں اڑنے سے توبہ کرتا ہے اور یہ دوبارہ ہوا میں نہیں اڑے گا اور اس بات کا محتاج ہے کہ میں اسے اللہ کی محبت کا راستہ سکھاؤں

پھر آپ نے فرمایا میری تلوار مشہور ہے۔ میری کمان چڑھی ہوئی ہے میرا تیر نشانہ پر ہے میرا نیزہ ہر وقت گڑا رہتا ہے۔ میرے گھوڑے پر زین کسا ہوا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں۔ میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں۔ میں بے کنار ہوں۔ میں وقت کی دلیل ہوں۔ (تفریح الخاطر)

اولیاءِ اوّلین و آخرین سرہائے خود
زیرِ پائش می نہند از حکمِ ربّ العالمین

ترجمہ

تمام اولیاء اولین اور متاخرین سب نے اللہ تعالیٰ کے حکم
سے اپنے سر حضور غوث اعظم کے قدم مبارک کے نیچے رکھے ہیں

۱۲۰۔ میری نظر لوحِ محفوظ میں ہے

صاحب تفریح الخاطر نے بہجۃ الاسرار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی اپنی مجلس میں حاضرین کے سروں پر ہوا میں چلتے تھے کہ جب سورج چڑھتا ہے تو مجھ پر سلام کرتا ہے اور سال میرے پاس آتا ہے اور مجھے سلام کہتا ہے اور مجھے وہ باتیں بتاتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں اور مہینہ میرے پاس آکر سلام کہتا ہے اور ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں اور ہفتہ میرے پاس آکر سلام کرتا ہے اور مجھے ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں۔ دن میرے پاس آکر سلام کرتا ہے اور اپنے ما فیہا کی خبر دیتا ہے۔ مجھے اپنے رب کی قسم بیشک نیک اور بدبخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ میری نظر لوح محفوظ میں ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے علم اور مشاہدہ کے سمندر میں غوطہ زن ہوں۔ میں تم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور آپ کا زمین میں وارث ہوں۔

قطبِ اقطابِ زمان و شہبازِ لامکاں
مہربانِ بیکساں نائب شفیع المذنبین

ترجمہ

آپ قطبِ اقطاب جہاں ہیں اور شہبازِ لامکاں ہیں۔ آپ
عاجزوں پر مہربانی فرمانے والے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
شفیع المذنبین کے نائب ہیں۔

۱۲۱۔ ولایت کے دو جھنڈے

ایک دفعہ حضرت شیخ حماد دباس کے پاس محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا ذکر ہوا تو شیخ حماد نے فرمایا میں نے حضرت غوث الاعظم کے سر پر ولایت کے دو جھنڈے دیکھے ہیں جو آپ کے لیے بہوت اسفل سے ملکوتِ اعلیٰ تک کھڑے کیے گئے ہیں۔ اور میں نے افقِ اعلیٰ میں ایک شخص آپ کو صدیق کے لقب سے پکارتا سُنا۔

نورِ گلزارِ حسین آں جوئبارِ رحمتش
پیرِ پیراں پیرِ من، محبوبِ ربّ العالمین

ترجمہ

آپ دریائے رحمت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے
نورِ گلزار ہیں۔ آپ پیروں کے پیر اور میرے پیر ہیں
اور جہانوں کے پروردگار کے محبوب ہیں۔

۱۲۲۔ چالیس گھوڑوں کی سخاوت

صاحب تفریح الخاطر نے ایک واقعہ درج کرتے ہوئے لکھا کہ اقصٰی بلاد میں سے ایک شخص نے حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی تعریف سنی تو اُسے آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ اسی شوق میں سفر کرکے بغداد آیا تو حضرت محبوب سبحانی کے گھوڑوں کے اصطبل کو جانے والے راستہ پر پڑ گیا۔ دیکھا کہ اس میں چالیس اعلیٰ قسم کے بے نظیر گھوڑے چاندی اور سونے کے کھونٹوں سے بندھے ہوئے ہیں جن کی جھولیں ریشم کی تھیں۔ دل ہی دل میں خیال کیا کہ اولیاء اللہ دنیا کے طالب نہیں ہوتے اور یہ ساز و سامان جو میں نے دیکھا ہے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں اور یہ دنیا کی طلب و محبت پر دلالت کرتا ہے۔ آپ سے بدظن ہو کر تکیہ میں نہ ٹھہرا۔ بلکہ ایک دوسرے آدمی کے مکان میں قیام کیا تو یہ ایک مہلک بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اطباء نے لاعلاج قرار دے دیا۔ پھر ایک حکیم نے کہا کہ تب صحت یاب ہو گا جبکہ اسے فلاں نسل کے چالیس گھوڑوں کے جگر کھلائے جائیں۔ لوگوں نے کہا اس نسل کے گھوڑے حضور غوث الاعظم کے سوا اور کہیں سے بھی دستیاب نہ ہوں گے۔ لوگوں نے مل کر مشورہ کیا کہ حضور غوث الاعظم کی بارگاہ میں سوال کیا جائے۔ وہ سید الاسخیاء ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بارگاہ سے خالی ہاتھ نہ آئیں گے۔ لوگوں نے جا کر سوال کیا کہ ہمیں ایسی نسل کے گھوڑے عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا انہیں ایک گھوڑا دے دیا جائے۔ پھر دوسرے دن آکر سوال کیا تو آپ نے فرمایا! انھیں چالیس کے چالیس گھوڑے روزانہ ایک ایک کر کے دے دینا۔ پھر وہ روزانہ آپ سے سوال کرتے تو آپ ان کو ایک گھوڑا عنایت فرما دیتے پھر اللہ تعالیٰ نے جب مریض کو شفا عطا فرمائی تو آپ کے پاس شکریہ ادا کرنے کے لیے آئے۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا یہ گھوڑے جو تم نے دیکھے تھے میں نے تیرے ہی لیے خریدے تھے اس لیے کہ جب تو گھر سے نکلا اور محبت و شوق سے میری طرف آنے کا ارادہ کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہاں آکر تجھے ایک ایسی بیماری لاحق

ہو گئی جس کی دوا اس نسل کے بھورے گھوڑوں کے جگر کے علاوہ اور کوئی شے نہیں ہے تو میں نے تیرے لیے انہیں خرید لیا اور تو جب گھوڑوں کے اصطبل کے پاس سے گزرا اور اُن کے کھونٹوں اور جالوں کو دیکھا تو بدظن ہو کر دوسرے مکان میں جا کر قیام کیا۔ پھر جو کچھ تیرے مقدر میں تھا ہوا۔ یہ سن کر اُس شخص نے اپنے خیال سے توبہ کی اور معافی کا خواستگار ہوا اور آپ کا عقیدت مند بن گیا۔ پھر آپ نے فرمایا گھوڑوں کی کھونٹیں اور جلیں حکیم صاحب کو دے دو۔ حکیم پہلے نصرانی تھا یہ واقعہ سن کر آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر لیا۔

نیست در ہر دو جہاں ملجائے من جز درگہت
الکرم یا باز اشہب الکرم یا محی الدین

ترجمہ

آپ کی درگاہِ والا کے سوا میرے لیے دونوں جہان میں کہیں جائے پناہ نہیں ہے یا بازِ اشہب اور یا محی الدین مجھ پر رحم و کرم فرمایئے۔

۱۲۴۔ سو فقہاء کے سوالات کے جوابات

شیخ ابو محمد مفرج فرماتے ہیں کہ بغداد کے مشہور و معروف اور متقی سو فقیہ جمع ہو کر اس نیت سے آئے کہ فنون میں سے الگ الگ ایک ایک مسئلہ پوچھ کر آپ کو خاموش کر دیں اور میں بھی اس دن آپ کی مجلس میں حاضر تھا جب وہ مجلس کے قریب ہوئے تو آپ نے مراقبہ کے لیے سر جھکایا۔ سر کو جھکانا ہی تھا کہ آپ کے سینے سے نور کا ایک شعلہ نکلا ان میں سے اُن لوگوں نے اس نوری شعلے کو دیکھا جنھیں باری تعالیٰ نے چشم بصیرت عطا فرمائی۔ وہ شعلہ ان سو فقہاء کے سینے سے گزرتا وہ حیران رہ جاتا اور پریشان ہو جاتا۔ پھر اُنھوں نے ایک چیخ ماری اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور سروں سے عمامے پھینک کر سر سے ننگے ہو گئے اور آپ کے منبر مبارک پر

چڑھ آپ کے پاؤں مبارک پر سر رکھ دیئے۔ یہ دیکھ کر اہل مجلس نے چیخنا شروع کیا میں یہ سمجھا کہ سارا بغداد ہی چیخ رہا ہے۔ پھر آپ نے ہر ایک کو گلے لگایا۔ اور ان میں سے ہر ایک سے فرمایا کہ تیرا یہ مسئلہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے ہر ایک مسئلہ اور اس کا جواب خود ہی ان کے بتائے بغیر بیان فرمادیا۔ اہل روایت نے کہا کہ جب مجلس مبارک برخواست ہوئی تو میں نے اُن کے پاس آ کر اُن سے اُن کا حال دریافت کیا تو اُنہوں نے کہا کہ جب ہم بیٹھے تو جو کچھ علم ہم جانتے ہیں سب کا سب ہمیں بھول گیا اور ذہن سے ایسے مٹ چکا تھا جیسا کہ ہمیں علم کی ہوا بھی نہیں لگی۔ جب آپ نے ہمیں گلے لگایا تو پہلے کی طرح عالم بن گئے اور ہمارے مسائل ذکر فرما کر ایسے جوابات سے مستغنی فرمایا کہ جو ہم نے اس سے قبل کبھی پڑھے اور سُنے نہ تھے۔

ہر کسے نازد کسے اِلّا بہاؤالحق ز دل
مے فروشد از رہت از صدق دل ایمان و دین

ترجمہ

ہر شخص کو کسی نہ کسی پر ناز ہوتا ہے مگر بہاؤالحق بصدق دل
آپ کی راہ پر دین و ایمان قربان کرتا ہے۔

۱۲۴۔ آپ خلقِ عظیم کے مالک تھے

روایت ہے کہ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ النورانی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ڈرنے والے، باہیبت، مستجاب الدعاء اور سخی تھے۔ اچھے خلق و خوشبو والے، فحش کاموں سے اجتناب فرمانے والے۔ سب لوگوں سے زیادہ قرب الٰہی حاصل کرنے والے۔ اپنی ذات کے لیے کسی سے غصہ نہ ہوتے اور رضا الٰہی کے علاوہ کسی کی مدد نہ کرتے اور سائل کو خالی ہاتھ نہ بھیجتے اگرچہ آپ کے دو پہنے ہوئے کپڑوں سے ایک کا سوال ہوتا۔ توفیق آپ کی چادر اور تائید ایزدی آپ کی معاون اور علم آپ

کی تہذیب اور قربِ الٰہی آپ کا ادب اور محاضرہ آپ کا خزانہ اور معرفت آپ کی خدمت گار۔ خطاب مشیر اور دیدار سفیر۔ اُنس رفیق اور بسط آپ کی عادت اور صدق آپ کا جھنڈا تھا۔ فتح آپ کی پونجی اور حکم آپ کا کام۔ ذکر آپ کا وزیر اور فکر آپ کا قصہ گو۔ مکاشفہ آپ کی غذا اور مشاہدہ آپ کے لیے شفا تھی۔ اور آداب شریعت آپ کا ظاہر اور اوصافِ حقیقت آپ کے باطنی اسرار تھے۔

ہاں! طوفانِ معاصی کشتی مارا چہ غم
ناخدا شد غوثِ اعظم شد مدد زو دمبدم

ترجمہ

گناہوں کے طوفان سے ہماری کشتی کو کیا غم ہے جبکہ اس کشتی کے ناخدا سیدنا حضرت غوثِ اعظم ہیں اور وہ ہر وقت ہر لحظہ ہماری امداد فرما رہے ہیں۔

۱۲۵۔ غوث الاعظم کے تمام مُرید جنتی ہیں

صاحب تفریح الخاطر نے بہجۃ الاسرار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرۃ محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا مجھے ایک بہت لمبی کتاب دی گئی ہے جس میں مصاحبوں اور قیامت تک جتنے بھی مُرید ہوں گے تمام کے نام اس میں درج ہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ تمام آدمی تمہارے حوالے کیے گئے ہیں۔ میں نے دوزخ کے دربان سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس دوزخ میں کوئی میرا مُرید بھی ہے۔ اُس نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسے ہے جیسے زمین و آسمان پر حاوی ہے۔ اگر میرا مُرید اچھا نہیں ہے تو میں تو اچھا ہوں اور مجھے اپنے پروردگار کی عزت و جلال کی قسم میں اُس کی بارگاہ سے اس وقت تک نہ ہٹوں گا

جب تک اپنے مریدوں کو جنت میں ساتھ نہ لے جاؤں گا۔

۱۲۶۔ ہر مرید پر آپ کی نظر عنایت

شیخ قطب بن اشرف رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مزکی النفوس میں لکھا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے ارشاد ارشاد فرمایا اگر میرا مرید نیک نہ ہو تو بھی میں اس کے لیے کافی ہوں۔ خدا کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ہے۔ اگرچہ میرا مرید مغرب میں اور میں مشرق ہوں خواہ وہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہو میرا ہاتھ اس کے سر پر ہوتا ہے اور اگر میرا مرید ننگا ہو جائے یعنی وہ کوئی خطا کر بیٹھے تو میں دور دراز سے اپنا ہاتھ لمبا کر کے اس کی خطا پر پردہ ڈال دیتا ہوں۔ خدا کی قسم میں قیامت کے دن دوزخ کے دروازے پر کھڑا رہوں گا حتیٰ کہ میرے سب کے سب مرید گزر جائیں گے۔ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیرے کسی مرید کو دوزخ میں نہ ڈالوں گا۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو میرا مرید کہے میں اسے قبول کر کے مریدوں میں شامل کرتا ہوں اور اس کی طرف توجہ رکھتا ہوں۔ میں نے منکر نکیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ میرے مریدوں کو قبر میں نہ ڈرائیں گے۔

باش تا فردائے محشر پیش رب العالمین
غوثِ اعظم را بہ بینی با نبی زیرِ علم

ترجمہ

کل بروز قیامت کو دیکھ لینا کہ جس وقت شہنشاہِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم لوائے حمد لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے تشریف فرما ہوں گے، تو اس کے ہمراہ اس جھنڈے کے نیچے حضرت غوث اعظم بھی ہوں گے۔

۱۲۷۔ آپ کی انگشت مبارک کا چوسنا

حضرۃ شیخ عارف ابومحمد شاور سبتی محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حضرۃ محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی زیارت کے لیے بغداد شریف آکر آپ کے ہاں قیام کیا۔ کچھ مدّت کے بعد اس نے مجاہدہ کرنے کے لیے مصر جانے کا ارادہ کیا اور آپ سے رخصت طلب کی تو آپ نے فرمایا راستے میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔ یہ فرما کر آپ نے شیخ عارف کے منہ میں اپنی دو انگلیاں ڈالیں اور مجھے فرمایا کہ انہیں جی بھر کر چوسو۔ میں آپ کی بات کو سمجھ گیا پھر فرمایا لوٹ جاؤ۔ شیخ عارف بغداد سے مصر آیا میں نے راستے میں کچھ نہ کھایا پیا مگر پھر بھی میری صحت پہلے سے زیادہ بہتر تھی۔

غوثِ اعظم غوثِ اعظم جملہ گویند اہلِ حشر
ہم موافق ہم مخالف ہم مشائخ دمبدم

ترجمہ

بروز قیامت حشر کے میدان میں حضور کے ماننے والے
مخالفین اور بزرگانِ دین سب دمبدم یاغوثِ اعظم،
یاغوثِ اعظم پکاریں گے۔

۱۲۸ آپ کی قبر کی زیارت سعادتِ دارین ہے

حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ اپنے مریدین کو حضرۃ محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی زیارت کی وصیت فرمایا کرتے تھے۔ ایک

روز ایک شخص آپؒ سے بغداد کے سفر کے لیے رخصت ہونے کا ملتجی ہوا۔ تو آپ نے فرمایا جب تم بغداد شریف جاؤ تو سب سے پہلے حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر قدس سرہٗ النورانی حیات ہوں تو اُن کی زیارت کرنا اگر انتقال فرما چکے ہوں تو اُن کی قبر مبارک کی زیارت کرنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص بغداد جائے اور آپ کی زیارت نہ کرے تو اس کا حال سلب ہو جائے گا۔ اگرچہ مرنے کے کچھ ہی پہلے سلب ہو جائے تو اس کے بعد آپ کا ارشاد مبارک نقل فرمایا۔ فرمایا حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے "بے نصیب ہے وہ شخص جس نے آپ کی زیارت نہ کی۔"

گر نہ بینی در نبوت مصطفیٰ را ہمقریں
شیخ محی الدیں ندارد ثانی خود نیز ہم

ترجمہ

جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا اسی طرح حضرت غوث الاعظم شیخ سید محی الدین بھی اپنی شان میں یکتا ہیں۔

۱۲۹۔ انتقال سے سات دن پہلے خبر دینا

صاحب تفریح الخاطر نے بیان کیا جب آپ کے انتقال کا وقت آیا تو شام کے وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ملفوف خط لا کر آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہاب کو دیا خط کی پشت پر یہ عبارت لکھی تھی کہ،

"یہ خط محب کی طرف سے محبوب کو پہنچے۔"

شیخ عبدالوہاب خط کو دیکھ کر رو پڑے اور نہایت افسردہ ہوئے اور ملک الموت کے ساتھ والد ماجد کے پاس گئے۔ اس سے سات دن پہلے آپ کو عالم علوی کی طرف منتقل ہونے

کا علم ہو چکا تھا جس سے آپ بہت زیادہ خوش تھے اور اپنے مُریدوں، محبین اور مخلصین کے لیے آپ نے مغفرت کی دُعا مانگی تھی اور ان سب سے قیامت کے دن شفاعت کا عہد بھی اس سے پہلے کر چکے تھے۔

نُہ فلک اوراق گردد ہفت بحر آید مداد
ہم شجر اقلام و کاتب ہر کرا نطق است و فم
عز و قدرِ حضرت سلطان محی الدین پیر
گر رقم گردد ہنوز از عشرِ عشریں است کم

ترجمہ

اگر نو افلاک کاغذ بن جائیں اور سات سمندر سیاہی کے ہوں،
سارے درخت قلمیں بنائی جائیں اور تمام مخلوقات جن کی
قوتِ گویائی اور زبان ملی ہے مل کر حضرت سلطان محی الدین کی
عظمت و شوکت قلمبند کرنا چاہیں تو آپ کے اوصاف جلیلہ
سے ایک ذرہ بھر بھی احاطۂ تحریر میں نہ لا سکیں۔

۱۳۰- بارہ برس کے بعد ڈوبے ہوئے بیڑے کا سلامت نکلنا[۱۲]

حضرت محبوب سُبحانی قطبِ یزدانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی ایک دن سیر کے لیے دریا کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ دریا پر چند عورتیں پانی لینے کے لیے آئیں۔ تمام عورتیں اپنے اپنے گھڑے بھر کر لے گئیں۔ ایک ضعیف عمر عورت جس کی عمر نوّے سال کے قریب تھی۔ نے اپنا گھڑا پانی سے بھر کر دریا کے کنارے بیٹھ کر زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ جب اس ضعیفہ کے رونے کی آواز محبوب سُبحانی قدس سرہٗ النورانی کے کان مبارک میں پہنچی تو فرمایا کہ کسی ظالم نے اس پر بہت بڑا ظلم کیا ہے اس لیے یہ زار و قطار رو رہی ہے۔ خدا جانے

یہ کس مصیبت میں مبتلا ہے ۔ آپ کے ایک خادم نے عرض کیا حضور والا میں اس کے حالات
سے اچھی طرح واقف ہوں کہ یہ اس طرح آہ و زاری کیوں کرتی ہے ۔ خادم نے کہا اس ضعیفہ کا
ایک اکلوتا بیٹا تھا جو بہت خوب صورت تھا ، بڑھیا نے اس کی شادی کی ۔ بڑی دھوم دھام اور
شان و شوکت سے تیاری کر کے بارات لے کر لڑکی والوں کے گھر گئی ۔ دولہا نکاح کر کے دلہن کو
واپس اپنے گھر لا رہا تھا کہ اس دریا پر کشتی کے اوپر سوار ہوا ، کہ کشتی اُلٹ گئی اور تمام باراتی دریا میں
ڈوب گئے ۔ اب اس واقعہ کو **بارہ سال** کا عرصہ ہو چکا ہے ۔ یہ ضعیفہ آج تک اسی رنج والم
میں گرفتار ہے ۔ ہر روز اس دریا پر پانی کے بہانے آتی ہے اور آ کر آہ و زاری کرتی ہے ۔ حضرت
محبوب سبحانی قدس سرہٗ النورانی نے جب یہ بات سُنی تو دریائے غوثیت جوش میں آ گیا ۔ خادم سے ارشاد
فرمایا کہ جلد جاؤ اور اس بڑھیا کو ہماری طرف سے تسلی و تشفی دے دو کہ آہ و زاری نہ کرے اور تھوڑی
دیر صبر کرے اس کے دل کی مراد پوری ہو جائے گی ۔ بڑھیا نے آپ کا پیغام سنا مگر پھر مطمئن نہ ہوئی
پہلے سے بھی زیادہ آہ و زاری کرنے لگی ۔ پھر آپ نے خادم سے فرمایا کہ بڑھیا کو جا کر کہہ دو کہ
جس طرح ساز و سامان سمیت تیرا بیٹا ڈوبا تھا اسی طرح دریا سے نکل آئے گا تو ذرا صبر کر ۔ اور
دیکھ کر پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے ۔ آپ کا فرمان جب اس کو دوبارہ پہنچا تو خاموش ہو گئی
آپ نے ہاتھ اُٹھا کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ باری تعالیٰ تو اس کی دُعا کو قبول فرما ۔
دو چار منٹ تک کچھ بھی ظہور نہ ہوا تو پھر آپ نے عرض کیا الٰہی اتنی تاخیر کیوں ؟ بارگاہِ خداوندی
سے ارشاد ہوا کہ اے میرے پیارے محبوب یہ تاخیر خلافِ تقدیر اور تدبیر نہیں اس لیے
کہ ہمارے کام بسہولت انجام پاتے ہیں ۔ اگر ہم چاہتے تو زمین و آسمان کو لفظ کُن سے پیدا
فرما دیتے مگر بمقتضائے حکمت چھ دن میں پیدا کیے اور اس واقعہ کو تو عرصہ بارہ سال گزرا
ہے اب تو نہ وہ کشتی اور نہ کسی انسان کا ذرہ برابر گوشت ہے تمام دریائی جانور کھا چکے
ہیں ۔ ریزہ ریزہ کو اجزائے جسم میں اکٹھا کروا کر دوبارہ حیاتی کے مرحلہ پر متمکن کیا ہے ۔ اب ان
کی آمد کا وقت قریب ہے ۔ ابھی یہ کلام اختتام تک نہ پہنچا تھا کہ اسی گرداب سے وہ کشتی
مع اسباب دولہا اور دلہن بخیر و عافیت سلامتی کے ساتھ دریا سے نکل آئے ۔ جب
بڑھیا نے آپ کی یہ کرامت دیکھی تو آپ کے قدموں میں گر گئی ۔ تمام باراتی آپ سے رخصت

ہو کر دھوم دھام سے اپنے گھر پہنچے۔ اس واقعہ کو سُن کر ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

(سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار بحوالہ نادرہ کرامات)

کز کمالاتِ تصرفہا کہ خاص شانِ اوست
گر کسے خواہد بیاں کردن نگردد بیش و کم

ترجمہ

منجملہ آپ کی حیرت انگیز کرامات اور اختیارات جو اللہ تعالیٰ نے بالخصوص حضور کو عطا فرمائے ہیں۔ اگر کوئی شخص چند ایک کا تھوڑا بہت بھی ذکر کرنا چاہے تو اس کے لیے ناممکن ہے۔

شکرِ دیگر کہ ہستم از دل و جاں
از غلامانِ خسروِ جیلاں

ترجمہ

دوبارہ شکر ادا کرتا ہوں کہ میں بدل وجاں شہ جیلاں قدس سرہٗ کے غلاموں سے ہوں۔

آنکہ زو گشت زندہ دینِ متین
قطب اقطاب شیخ محی الدین

ترجمہ

آپ قطب الاقطاب ہیں اور لقب مبارک محی الدین ہے۔ آپ ہی کی بدولت دین اسلام کو دوبارہ زندگی عطا ہوئی۔

یا قُطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر
بندہ ام شرمندہ ام جز تو ندارم دستگیر

یا غوث اعظم یا قطب الاقطاب اے روشن ضمیر اللہ کے محبوب اس بندہ شرمسار کا حضور کی ذاتِ پاک کے سوا کوئی دستگیری فرمانے والا نہیں ہے۔

بر درِ درگاہ والا سائلم اے آفتاب
خاطرِ ناشاد را کن شاد یا پیرانِ پیر

اے آفتاب میں ایک سوالی آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوں، میرے رنجیدہ دل کو مسرور فرمایئے، یا پیران پیر۔ (خواجہ گیسو دراز)

دزدِ رہزن را بیکدم ساختی ابدالِ حق
اے شہِ دنیا و دیں بر حالِ ما ہم کن کرم

اے دین و دنیا کے بادشاہ آپ نے چور رہزن کو ایک لحہ میں ابدال حق بنا دیا ہمارے حال پر بھی کرم فرمایئے۔ (خواجہ گیسو دراز)

اے پیرِ جہانگیر کہ جانِ ہمہ کس
وارد ز درت نیلِ مراداتِ ہوس
بر خاکِ سرِ کوئے تو از صدق و صفا
من از تو ترا می طلبم ایں بس

اے پیر جہانگیر ہر شخص کسی دنیوی، نفسانی یا ذاتی مقصد کے لیے درِ دولت پر حاضر ہوتا ہے لیکن یہ بندۂ ناچیز آپ کے کوچۂ اقدس کی خاکِ پاک پر آپ سے آپ کی ذاتِ مبارک کا طلبگار ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی تمنا نہیں۔
(حضرت شاہ ابوالمعانی)

یا غوثِ معظم نورِ ہُدیٰ مُختارِ نبی مختارِ خُدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علیٰ حیراں زجلالت ارض و سما

یا حضرت غوث معظم آپ کی ذاتِ اقدس ہدایت کا نور اور آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کے مختار اور دونوں جہان کے بادشاہ اور قطبِ اعلیٰ ہیں اور آپ کی جلالت دیکھ کر زمین و آسمان حیران ہیں۔ (خواجہ معین الدین چشتی اجمیری)

توئی شاہِ ہمہ شاہاں، ہمہ شاہاں گدائے تو
گدایانِ جہاں از دستِ تو یابند سلطانی

آپ شاہنشاہ ہیں اور جملہ شاہاں آپ کے گدا ہیں۔ دنیا کے گدا اگر آپ کے دستِ سخا سے سلطنتیں پاتے ہیں۔ (خواجہ بختیار کاکی)

من آمدم بہ پیشِ تو سلطانِ عاشقاں
ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں

اے عاشقوں کے بادشاہ میں حاضرِ خدمت ہوا ہوں آپ کی ذاتِ اقدس اہلِ محبت کا قبلۂ ایمان ہے۔ (حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری)

بادشاہِ ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر است
سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است

دونوں جہاں کے بادشاہ شاہ عبدالقادر ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار بادشاہ عبدالقادر ہیں۔ (خواجہ بہاؤ الدین نقشبند)

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

سورج، چاند، عرش و کرسی، لوح و قلم، نورِ قلب سید عبدالقادر الجیلانی کے نورِ اعظم سے ہیں۔ (خواجہ بہاؤ الدین نقشبند)